ماہنامہ احمدیہ
گزٹ
کینیڈا

مارچ 2013ء

فتح کا نقّارہ بجے

دیکھو لیا ہی ہے تصویر تمہاری

حجّۃُ اللہ القادر
وسُلطانِ احمدِ مختار

حجّۃُ اللہ القادر
وسُلطانِ احمدِ مختار

حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہودؑ

شرائطِ بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

تحریر فرمودہ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اوّل

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم

یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم

یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم

یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم

یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذِلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم

یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم

یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم

یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم

یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیلِ تبلیغ 12 جنوری 1889ء۔ مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 190-189)

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

مسیح موعودؑ نمبر

مارچ 2013ء　جلد نمبر 42　شمارہ 3

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی رپورٹ　ازمکرم عبدالماجد طاہر صاحب	5
☆	حضرت مسیح موعودؑ کی توحید سے محبت اور اولیاء پرستی سے ممانعت　ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب	11
☆	عالمی امن اور اسلامی تعلیم کے دس سنہرے اصول　ازمکرم مولانا طاہر محمود احمد صاحب	17
☆	حضرت امام مہدی کا حسب ونسب　ازمکرم انصر رضا صاحب	19
☆	جامعہ احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کی چند جھلکیاں　ازمکرم نجیب اللہ ایاز صاحب	23
	عائشہ اکیڈمی کینیڈا　ازمحترمہ وجیہہ قیوم صاحبہ	29
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	30

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور فرحان احمد نصیر

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

تکنیکی معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین وزیبائش

مبشر احمد خالدؔ اور شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

پرنٹرز

جیمنک گرافکس

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِيۡمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ الۡمَلِكِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ○

هُوَالَّذِيۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلاً مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ق وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ○

وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ط وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ○

(سورة الجمعة 62 : 1-4)

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدّوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

وہی ہے جس نے امّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنۡ اَبِىۡ هُرَيۡرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ كُنَّا جُلُوۡسًا عِنۡدَالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِذۡنَزَلَتۡ عَلَيۡهِ سُوۡرَةُ الۡجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ:

وَاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ، قَالَ رَجُلٌ مَّنۡ هٰؤُ لَآءِ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ؟فَلَمۡ يُرَاجِعۡهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَأَ لَه، مَرَّةً اَوۡ مَرَّ تَيۡنِ اَوۡ ثَلاَ ثاً قَالَ وَفِيۡنَا سَلۡمَانُ الۡفَارِسِىُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَدَه، عَلٰى سَلۡمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوۡ كَانَ الۡاِيۡمَانُ عِنۡدَ الثُّرَيَّا لَنَا لَه، رِجَالٌ[1] مِنۡ هٰؤُ لَآءِ

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر سورة الجمعة)

حضرت ابوہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ۔ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ”کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی اِن صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی اِن کے ساتھ نہیں ملے“۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ اِن کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لئے آئیں گے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نورِ حضرتِ خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیٔ دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ مَیں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چُپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے کلام میں مؤکّد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر مَیں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ مَیں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ مَیں اُس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سیّد الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کے لئے آیا جس کے حق میں ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ط (سورۃ المزّمل 16:73)۔ سو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اوّل کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگتر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیّت مسیح ابن مریم کی پا کر اُسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اوّل کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا اور وہ اُترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعُود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اُسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اترا جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والوں کے لئے نشان ہو۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پُرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو اُن کی غلطی اُن پر ظاہر کر دے گا۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہیں کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربّ جلیل کا کلام ہے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اِس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ اُن سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیّت کی خصلت مٹادی جائے گی اور ہر ایک حق پوش، دجّال، دنیا پرست، یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حُجّت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن، جلد سوم، صفحہ 6-13)

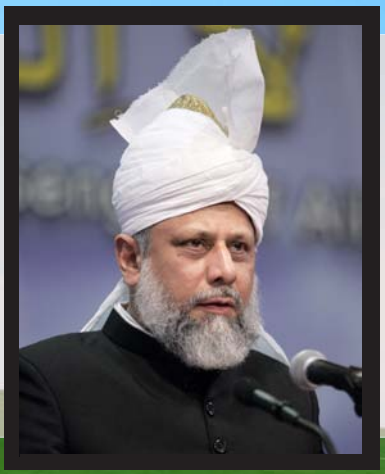

صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوابوں اور رویاء وکشوف کا ایمان افروز تذکرہ

ان رویاء وکشوف سے خدا تعالیٰ کے ان سے تعلق اور ان سے خدا تعالیٰ کے تعلق کا پتہ چلتا ہے

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش اور سیرالیون کا تذکرہ۔ بنگلہ دیش اور برطانیہ میں جماعت کے قیام کی صد سالہ تقریبات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 فروری 2013ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی مختلف خوابوں پر مشتمل روایات بیان فرمائیں۔ جن میں خدا تعالیٰ کا ان کے ساتھ اور ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور خدا تعالیٰ کا ان کے ساتھ سلوک کا پتہ چلتا ہے۔ ان روایات میں ہمارے لئے بھی سبق آموز نصائح ہیں۔

حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانیؓ (سن بیعت 1889ء) فرماتے ہیں کہ حضورؑ موضع کنڈے میں ٹھہرے ہوئے تھے، مَیں نے کچھ رقم حضورؑ کی خدمت میں پیش کی۔ شاید وہ 20 روپے سے دو تین روپے کم تھے، تو دیکھ کر حضور مسکرائے اور فرمایا کیسے ہیں۔ مَیں نے کہا حضور مجھے خواب آئی تھی کہ مَیں نے اتنی رقم آپ کو دی ہے۔ مَیں نے ظاہراً خواب کو پورا کیا ہے۔ آپ نے منظور فرمائی۔

حضرت امیر خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ یکم جون 1905ء کو مَیں نے خواب کے اندر مصفّٰی پانی سے مچھلیاں پکڑنی شروع کیں کہ اتنے میں ایک طوفان آیا اور وہ ذرا ہی کم ہوا تھا کہ اتنے میں زلزلہ سے زمین ہلنے لگی۔ مَیں زمین کو ہلتے دیکھ کر سربسجود ہو گیا اور سجدے کے اندر یا حی یا قیوم برحمتک استغیث پڑھنا شروع کر دیا کہ اتنے میں ایک اور زلزلہ آیا جس پر لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ تو معمولی زلزلہ ہے، زور کا زلزلہ تو نہیں آیا تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ تم ابھی سربسجود رہو، زلزلہ آتا ہے اور اس کے بعد ایک ایسا زلزلہ آیا کہ جس سے بہت ہی تباہی ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک سبق اس میں یہ بھی ہے کہ ایک زلزلہ کی آفت کی حالت کو دیکھ کر یا دوسری آفات کو دیکھ کر انسان کو لاپرواہ نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا رہنا چاہئے اور اسی سے لَو لگائے رکھو تبھی آفات سے بچت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کہ مسیح موعود علیہ السلام کے اس زمانے میں زلازل اور آفات کی بہت زیادہ پیشگوئیاں ہیں۔

حضرت امیر خان صاحبؓ ہی پھر فرماتے ہیں کہ ستمبر 1912ء میں مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو مع چند دیگر افراد کے خواب میں دیکھا کہ حضورؓ فرما رہے ہیں کہ ہمیں یہ منظور نہیں کہ کفار نبی کریم ﷺ پر گند بکنے میں حد کر دیں اور ہم امن میں رہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ کفار گند بکنے کی انتہا سے پہلے ہی پیسے جائیں۔ کہتے ہیں کہ جب یہ خواب مَیں نے خلیفۃ المسیح الاولؓ کو سنایا تو حضورؓ نے فرمایا کہ بہت مبارک خواب ہے۔

حضرت مرزا محمد افضل صاحبؓ ولد مرزا محمد جلال الدین صاحب (سن بیعت 1895ء) سفر جہلم کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ 1903ء جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہلم تشریف لائے اور مَیں وہاں گیا، بے پناہ ہجوم تھا۔ بعض لوگوں کے سوال پر حضور نے فرمایا کہ یہ سلسلہ احمدیہ خدا کا نور ہے۔ لوگوں کے بجھانے سے نہیں بجھ سکے گا۔

حضور انور نے علاوہ ازیں حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحبؓ، حضرت مولوی عبدالرحیم نیر صاحبؓ، حضرت شیخ عطاء محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں، حضرت عبدالستار صاحبؓ ولد عبداللہ صاحب، حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب، حضرت اللہ دتہ صاحب ہیڈ ماسٹر ولد میاں عبدالستار صاحبؓ اور حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ ولد شیخ مسیتا صاحب کی خوابیں اور روایات بیان فرمائیں۔ خدا تعالیٰ نے بعض کی خوابوں کو ظاہراً بھی پورا فرمایا اور بعض کی خوابوں کو تعبیر کے رنگ میں پورا فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج سیرالیون اور بنگلہ دیش کی جماعتوں کے جلسہ سالانہ منعقد ہو رہے ہیں۔ بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ کے لئے کئے گئے انتظامات پر بعض شر پسند لوگوں نے حملہ کر دیا اور توڑ پھوڑ اور آتشزدگی کی جس سے کروڑوں روپے کا جماعت کو مالی نقصان پہنچا۔ بہرحال جلسہ سالانہ ملتوی تو نہیں ہوا اور اب جماعتی جگہ پر منعقد ہو رہا ہے۔ بنگلہ دیش میں جماعت کے قیام کو بھی سو سال مکمل ہو گئے ہیں۔

حضور انور نے سیرالیون کے جلسہ کا بھی ذکر فرمایا اور وہاں کے لوگوں کے غیر متعصّبانہ سلوک اور شرافت اور انسانیت کی تعریف کی اور پھر ان دونوں جلسوں کے بابرکت انعقاد کے لئے تمام دنیا کے احمدیوں کو دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور انور نے برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے قیام کو سو سال مکمل ہونے پر برطانیہ میں صد سالہ تشکر کی تقریبات کا بھی ذکر فرمایا۔

حضور انور نے آخر پر عزیزم کریفا کنڈے متعلم جامعہ احمدیہ سیرالیون، مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف سابق صدر حلقہ ڈسکہ کوٹ اور مکرم عبدالغفار ڈار صاحب راولپنڈی کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 12 فروری 2013ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2012ء

مورخہ 17 جولائی 2012ء

کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن

17 جولائی 2012ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج 17 جولائی کا دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا میں قیام کا آخری دن تھا۔

آج شیڈیول کے مطابق صبح نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا اور نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگز تھیں اور پچھلے پہر پیس ویلج سے ایئرپورٹ کے لئے روانگی تھی۔

لائبریری جامعہ کا معائنہ

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بج کر دس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے طاہر ہال میں تشریف لائے اور سب سے پہلے جامعہ احمدیہ کی لائبریری کے لئے مخصوص ہال کا معائنہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ لائبریری میں کوئی ایسا آدمی رکھیں جس کو شوق ہو اور وہ دلجمعی سے کام کرے۔ اور فرمایا کہ جامعہ احمدیہ یوکے کی لائبریری میں جو دوست مقرر ہیں انہوں نے پرانی کتب کی کاپیاں کر کے لائبریری کو بڑھایا ہے اور بڑی محنت سے کام کیا ہے۔

جامعہ کی نئی عمارت کا معائنہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر کی تیسری منزل پر تشریف لے گئے اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کی نئی عمارت کا معائنہ فرمایا۔ ایوان طاہر کی تیسری منزل جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے مختص کی گئی ہے۔ اس میں استقبالیہ (Reception) کے لئے ایک جگہ بنائی گئی ہے۔ پرنسپل صاحب کے کمرہ کے علاوہ دفتری سٹاف کے لئے ایک بڑا کمرہ ہے۔ سٹاف روم ہے۔ اس کے علاوہ اساتذہ کرام کے لئے علیحدہ علیحدہ 14 کمرے ہیں۔ طلباء کے لئے سات کلاس روم ہیں۔ ایک بڑا اسمبلی ہال ہے۔ کمپیوٹر لیب کے لئے بھی جگہ مخصوص کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ Storage کے لئے بھی دو کمرے ہیں اور دیگر مختلف دفتری امور اور پروگراموں کے لئے بھی زائد کمرے موجود ہیں۔ اسی منزل پر کچن کی سہولت بھی موجود ہے اور تین مختلف جگہوں پر واش رومز بھی بنائے گئے ہیں۔

سال 2003ء میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کا آغاز مسی ساگا کے جماعتی سنٹر بیت الحمد میں ہوا تھا اور اس وقت سے لے کر اب تک جامعہ احمدیہ بیت الحمد میں ہی قائم تھا اور وہیں سے تین کلاسز سال 2010ء، 2011ء اور 2012ء فارغ التحصیل ہوئی ہیں۔ اب امسال 2012ء میں ستمبر سے جامعہ احمدیہ اس نئی عمارت ایوان طاہر میں منتقل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ

جامعہ کی عمارت کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوسری منزل پر کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

قائد عمومی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری مجالس کی تعداد 75 ہے جن میں سے 45 مجالس باقاعدہ اپنی رپورٹ بھجواتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا باقی مجالس کو بھی Active کریں اور رپورٹ کے لئے یاد دہانی کروایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا کہ جب ایک خادم 40 سال کی عمر میں ہوتا ہے تو بڑا Active ہوتا ہے اور جب 41 ویں سال میں داخل ہوتا ہے تو پتہ نہیں کیوں اس کے ذہن میں آجاتا ہے کہ اب کوئی کام نہیں کرنا۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کی صف دوم بنائی تا کہ خدام سے انصار میں آنے والے خدام پہلے کی طرح Active رہیں۔

صف دوم کے نائب صدر سے حضور انور نے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ انصار کی سیر، سائیکلنگ اور کھیلوں وغیرہ کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔ ان کی سیر کا مقابلہ کروا دیا کریں۔ نائب صدر صف دوم نے بتایا کہ سالانہ اجتماع کے موقع پر 17 انصار مختلف جگہوں سے سائیکلوں پر آئے تھے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد عمومی نے بتایا کہ انصار کی تجنید 3589 ہے اور ہمیں مجالس سے آن لائن سسٹم کے تحت رپورٹیں موصول ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہر قائد کو اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرنا چاہئے۔ علاوہ اس تبصرہ کے جو صدر صاحب کی طرف سے جاتا ہے۔ یہ تبصرے جائیں گے تو مجالس کو کام میں بہتری پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے نصاب میں قرآن کریم اور حدیث کا حصہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ مطالعہ کتب میں گزشتہ چھ ماہ میں لیکچر لاہور تھا اب آئندہ کے لئے لیکچر سیالکوٹ ہے۔ جو انگریزی زبان سمجھتے ہیں ان کو نصاب انگریزی زبان میں دیا گیا ہے اور پھر اس نصاب کا باقاعدہ امتحان لیا جاتا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد تعلیم نے بتایا کہ انصار کی طرف سے 296 پیپر آئے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اپنی تمام

مجالس کی عاملہ کو سب سے پہلے شامل کریں۔ عاملہ شامل ہو گی تو پھر دوسرے بھی شامل ہوں گے۔ مجلس، ریجن، ہر لیول پر عاملہ کے ممبران امتحان میں شامل ہوں، ہر مجلس میں شامل ہوں تو یہ تعداد آپ کی ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ آپ کی مجالس کی تعداد 72 ہے تو ایک ہزار پچاس سے زائد تو آپ کی عاملہ کے ممبران ہی ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے ایسے قائدین کو کیوں رکھا ہوا ہے جو خود بھی نمونہ نہیں ہیں۔ اسی طرح عاملہ کے ممبران بھی امتحان میں شامل نہیں ہوئے۔ عاملہ کے سب ممبران اور عہدیداروں کو تو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔

قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نمازوں، نوافل اور تہجد کی طرف انصار کو توجہ دلائیں۔ اسی طرح انتظامی باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ بعض گھروں میں نظام کے بارہ میں باتیں ہوتی ہیں۔ گھروں کی شکایتوں سے اس بات کا پتہ چل جاتا ہے کہ نظام کے بارہ میں باتیں ہوتی ہیں کہ فلاں امیر اچھا تھا۔ فلاں اچھا نہیں ہے، یا فلاں عہدیدار ایسا ہے تو ان سب باتوں پر آپ کو زور دینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا میں جو خطبات دیتا ہوں ان میں حالات کے مطابق نصائح کرتا ہوں اور ہدایات دیتا ہوں تو یہ آپ کے لائحہ عمل کا حصہ ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا گھروں کے ماحول سے باخبر رہیں، بڑوں کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ توجہ دلاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلسل نصیحت کرتے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔ اس کا اثر ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ یہاں پیس ویلج میں اپنا زعیم اعلیٰ بنائیں، آپ لائحہ عمل نہیں پڑھتے اپنا دستور نہیں پڑھتے۔ اپنا زعیم اعلیٰ بنائیں۔ نماز فجر اور عشاء کی حاضری کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بیت الذکر میں کتنے انصار آجاتے ہیں۔ قائد تربیت نے بتایا کہ دو تین صفیں ہوتی ہیں اس پر حضور انور نے فرمایا اس پیس ویلج میں مثال قائم نہیں کریں گے تو دوسری مجالس میں کس طرح ہوگا۔ نمازوں پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں جو برگر کھانے وغیرہ ملتے ہیں، میں نے سنا ہے کہ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ جو جھٹکے کا گوشت ہے اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا جاؤ۔ یہ کہاں لکھا ہے۔ آپ نے ہرگز یہ نہیں فرمایا۔ آپ نے تو یہ کہا تھا کہ ذبح کرتے ہوئے ہر جگہ خون نکالا جاتا ہے اور غیر اللہ کا نام لے کر ذبح نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا نام لو اور کھالو۔ تو اس بارہ میں بھی تربیت کی ضرورت ہے، انصار کو تربیت کرنی چاہئے۔ غلط بات نہ منسوب کی جائے۔

حضور انور نے فرمایا اب برگر وغیرہ میں جہاں چکن فرائی ہو رہا ہوتا ہے۔ وہاں اسی تیل میں سؤر بھی فرائی ہو رہا ہوتا ہے تو پھر ایسی جگہوں پر نہ کھائیں۔ چکن کھانا جائز ہے لیکن یہ نہیں کہ اس میں سؤر کی یا کسی ایسی ہی چیز کی مداخلت ہو۔

قائد دعوت الی اللہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال ابھی تک انصار کے ذریعہ ایک بیعت ہوئی ہے۔ ہم نے 18 ہزار فلائرز تقسیم کئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا فرانس چھوٹا سا ملک ہے۔ انہوں نے دو لاکھ سے زیادہ فلائرز تقسیم کر دیئے ہیں۔

قائد دعوت الی اللہ نے بتایا کہ ہم نے قرآن کریم کی نمائش پر کام کیا ہے۔ سات بک سٹال لگائے ہیں۔ بہت سے لوگ آئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ بھی جائزہ لے لیا کریں کہ سب مل کر کوشش کریں تو شاید اس کا زیادہ اچھا اثر ہو۔

قائد دعوت الی اللہ نے بتایا کہ امسال جلسہ پر 322 مہمان انصار کے ذریعہ آئے۔ 455 انصار کے رابطے ہیں۔

قائد تربیت نومبائعین نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ تین سال کے آٹھ انصار نومبائعین سے تربیتی رابطہ ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا ان کی ٹریننگ کا سپیشل پروگرام کیا ہے اس پر قائد تربیت نومبائعین نے بتایا کہ نومبائعین سے ریگولر رابطہ ہے، اس پر حضور انور نے فرمایا جہاں جہاں نومبائعین ہیں اس علاقہ کے مربی سے بھی رابطہ کروائیں۔ اسی طرح مختلف علاقوں میں ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو نومبائعین سے باقاعدہ رابطہ میں ہوں۔ حضور انور نے فرمایا ہر مجلس میں آپ کی ٹیم کے ممبرز ہونے چاہئیں جو رابطہ رکھیں۔

قائد تعلیم القرآن نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مساجد میں کلاسز جاری ہیں۔ حضور انور نے فرمایا امریکہ نے Online کلاسز شروع کی ہیں۔ اس میں آپ لوگ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ایسے بوڑھے جن کو پڑھانا آتا ہے انہیں کہیں کہ وقف عارضی کریں، مختلف جماعتوں میں جا کر بچوں کو پڑھایا کریں۔

قائد مال نے بتایا کہ گزشتہ سال 3589 انصار میں سے 1934ء نے چندہ دیا۔ اس سال پہلے چھ ماہ میں 1600 انصار نے چندہ ادا کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جو انصار نہیں کماتے، ان کا ذریعہ آمد کوئی نہیں ان کو کہیں کہ جتنا چندہ دے سکتے ہیں دے دیں۔ سب کو بتائیں کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ ایک قربانی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دی جاتی ہے۔ جو چندہ دینے میں سست ہیں یا نہیں دیتے ان کو اعتماد میں لائیں اور مختلف پراجیکٹ اور پروگرام وغیرہ بتائیں کہ اس میں خرچ ہوتا ہے۔ کوشش کریں کہ جو نہیں شامل ان کو شامل کریں۔

قائد تحریک جدید کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ خیال رکھیں کہ جو انصار کماتے ہیں اور وہ چندہ عام نہیں دیتے لیکن چندہ تحریک جدید ادا کرتے ہیں تو ان کا یہ چندہ تحریک جدید، چندہ عام میں جانا چاہئے کیونکہ چندہ عام لازمی ہے اور لازمی چندہ کی ادائیگی پہلے ضروری ہے ہر کام حکمت سے کرنے کی ضرورت ہے۔

قائد ایثار نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم خدمت خلق کے کام کرتے ہیں۔

قائد وقف جدید نے بتایا کہ کوشش کر رہے ہیں کہ تمام انصار اس سکیم میں شامل ہوں۔

قائد تجنید نے بتایا کہ انصار کی تجنید 3,589 ہے۔ حضور انور نے فرمایا انصار کا اپنا نظام ہے۔ آپ اپنا کام گراس روٹ لیول پر کریں اور اپنی تجنید بنائیں جماعت سے یہ تجنید لے لینا، درست نہیں ہے۔ ہر حلقہ کا، ہر مجلس کی تعداد کا آپ کو علم ہونا چاہئے اور آپ کو یہ انفارمیشن آپ کی انصار کی مجالس سے آنی چاہئیں نہ کہ جماعتی نظام کی طرف سے، اپنی تجنید گراس روٹ لیول پر جائزہ لے کر خود بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی اسائیلم سیکر ہے تو جماعتی نظام سے پوچھ کر پھر اپنی تجنید میں شامل کریں۔ جماعتی نظام اپنی تحقیق کر کے آپ کو بتادے گا۔

قائد اشاعت نے بتایا کہ مجالس کی رپورٹ شائع کرتے ہیں۔ انصار کا رسالہ بھی شائع کرتے ہیں۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی نے بتایا کہ انصار کو تلقین کرتے ہیں کہ سیر کیا کریں اور ورزش بھی کیا کریں۔

آڈیٹر کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر بل چیک کیا کریں اور مجالس کے آڈٹ بھی کیا کریں۔

ایک معاون صدر نے بتایا کہ مجالس سے آنے والی رپورٹس کے Minutes تیار کرتا ہوں۔

ایک دوسرے معاون صدر نے بتایا کہ ضیافت سے متعلق امور میرے سپرد ہیں۔

ریجنل ناظمین نے بتایا کہ مختلف ریجنز کی مجالس ان کے سپرد ہیں وہ ان مجالس کے دورے بھی کرتے ہیں اور ان کے بعض پروگراموں میں بھی شامل ہوتے ہیں۔

تین اراکین خصوصی نے بتایا کہ ہم دعا کرتے ہیں۔

نائب صدران نے بتایا کہ ہمارے سپرد بعض شعبے اور ریجنز کی نگرانی ہے۔

میٹنگ میں نائب قائدین بھی موجود تھے۔حضور انور نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ نائب قائدین کے لئے بھی وہی ہدایت ہے جو میں نے قائدین کو دی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعدازاں نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مجلس عاملہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ

بعدازاں ایک بجے پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ جماعت کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مبارک احمد نذیر صاحب نائب امیر و مربی انچارج سے نماز جمعہ پڑھانے کے بارہ میں دریافت فرمایا۔جس پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا چونکہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں اس لئے جمعہ نہیں پڑھاتے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب کینیڈا کو ہدایت فرمائی کہ مہینے میں تین جمعہ آپ کو پڑھانا چاہئیں۔

☆ خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امور عامہ کے معاملات، عائلی مسائل اور اصلاحی کارروائی میرے سپرد ہے۔ خاندانوں کو سمجھاتا ہوں اور اصلاح احوال کی کوشش کرتا ہوں۔

☆ کلیم ملک صاحب نائب امیر و سیکرٹری وصایا نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 2004ء میں موصیان کی تعداد 989 تھی اور آج اللہ کے فضل سے 4135 موصی ہیں۔حضور انور نے فرمایا اس تعداد میں بہت سی خواتین اور طلباء شامل ہیں جو کمانے والے نہیں ہیں۔اس لئے جو کمانے والے ہیں ان کی وصیت کروائیں۔ ان کا پچاس فیصد حاصل کریں۔آپ کے 7970 چندہ دینے والے ہیں تو ان میں سے آپ کی رپورٹس کے مطابق موصیان کی تعداد 32 فیصد ہے۔حضور انور نے فرمایا جماعتوں میں اپنے سیکرٹریان کو توجہ دلائیں کہ کمانے والوں کو وصیت کے نظام میں شامل کریں۔

☆ جنرل سیکرٹری صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہماری 72 جماعتیں ہیں جس میں سے 42 جماعتیں اپنی رپورٹس باقاعدہ دیتی ہیں۔ باقی کبھی کبھار دیتی ہیں۔حضور انور نے فرمایا جو جماعتیں رپورٹ دینے میں سست ہیں آپ کی طرف سے ان کو ہر ماہ یاددہانی کا خط جانا چاہئے۔ ہر ماہ یاددہانی کروائیں۔

☆ نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ جلسہ مذاہب عالم اور انٹرفیتھ کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے اور مختلف پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔250 شہروں میں پانچ صد سے زائد پروگرام منعقد کئے گئے ہیں اور بعض پروگرام تو بہت دور کے شہروں میں ہوئے ہیں۔ہم نے تین مختلف فلائرز اڑھائی ملین کی تعداد میں تقسیم کئے ہیں اور گھروں میں جا کر دیئے گئے ہیں اور اکثر کو تو ہم نے دروازہ کھٹکھٹا کر دیا ہے۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ ہم نے قرآن کریم کی 150 نمائشیں مختلف شہروں میں لگائی ہیں۔ جلسہ سالانہ پر بھی نمائش لگائی تھی۔ اب ہم اس کا فرنچ ترجمہ کر رہے ہیں تاکہ فرنچ صوبہ میں بھی نمائشوں کا انعقاد ہوسکے۔حضور انور نے فرمایا اسلام کا موضوع بھی نمائشوں میں شامل ہو۔اس پر سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بتایا کہ یہ ہم نے پہلے ہی شامل کیا ہوا ہے۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ امسال 47 بیعتیں ہوئی ہیں۔حضور انور نے فرمایا بیعتیں کس طرح ہوتی ہیں۔اس پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ صدر جماعت کی تصدیق ہوتی ہے۔ مبلغ کی تصدیق ہوتی ہے پھر کچھ عرصہ زیر نظر رکھ کر پھر بھیجی جاتی ہے۔انہوں نے بتایا کہ بیعتیں کرنے والوں میں کینیڈین لوگ بھی ہیں۔ ایسٹرن یورپ کے لوگ ہیں۔ الجیریا کے ہیں، عرب ہیں۔حضور انور نے فرمایا ان کو فعال کریں اور عرب لوگوں میں دعوت الی اللہ کے لئے Involve کریں۔مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم کا بیٹا ہے، حلمی شافعی صاحب مرحوم کا بیٹا ہے۔اس طرح یہ لوگ Involve نہیں ہیں۔ان کو بھی شامل کریں۔

☆ نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نماز اور حضور کے خطبات پر فوکس ہے۔حضور انور نے فرمایا عاملہ کے ممبران کو نمونہ بنناچاہئے۔ عاملہ کے جو ممبرز نماز فجر اور عشاء مسجد میں ادا نہیں کرتے ان کی امیر صاحب کو رپورٹ ہونی چاہئے اور پھر مجھے بھی رپورٹ بھجوائیں ایسے عہدیداروں کو عہدہ سے فارغ ہونا چاہئے۔خواہ وہ کتنے ہی قابل کیوں نہ ہوں اور آپ کو ان کی ضرورت بھی ہو تو تب بھی اگر وہ نماز باجماعت ادا نہیں کرتے ان کا عاملہ کا ممبر رہنے کا حق نہیں ہے۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ انہیں بیس پچیس جماعتوں سے رپورٹ مل رہی ہیں۔ باقی جماعتوں میں سستی ہے۔خود دورے کر کے ان کو توجہ دلا رہا ہوں۔ جو سروے ہم جماعتوں میں کروا رہے ہیں۔اس میں نماز، قرآن کریم کی تلاوت اور حضور انور کے خطبات سننے کا جائزہ لے رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف بھی توجہ دلا رہے ہیں۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ ہم نے 38 جماعتوں میں اصلاحی کمیٹیاں بنادی ہیں۔حضور انور نے فرمایا جو دور دراز کے گھر ہیں، ان سے رابطے ہونے چاہئیں۔آپ کو ریجنل لیول پر بھی ایک ٹیم بنانی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا رشتہ ناطہ کمیٹی کی میٹنگ میں مَیں نے تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ان پر کام ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اصلاح کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو قریب کیا جائے اور اپنے ساتھ کام پر لگایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا صدر صاحبہ لجنہ نے میری ہدایت پر بعضوں کو قریب کرنے کے لئے اپنے ساتھ لگایا ہے۔ ان کو مَیں نے ہدایت کی تھی کہ ساتھ ضرور لگائیں اور یہ خیال رکھیں کہ ایسا نہ ہو کہ جو باپردہ ہیں اور کام کرنے والیاں ہیں ان کو یہ احساس ہو کہ ہم کو پیچھے ہٹا کر، ان کو جو پہلے ہی پیچھے ہٹی ہوئی ہیں اپنے ساتھ لگا لیا ہے۔انہیں ساتھ بے شک رکھیں لیکن ان کو عہدہ نہیں دینا اور نہ ہی اسسٹنٹ بنانا ہے۔حضور انور نے امیر صاحب کینیڈا کو ہدایت فرمائی کہ آپ تمام ذیلی تنظیموں کو اس سے مطلع کردیں۔

حضور انور نے فرمایا جو لڑکے پندرہ سال کی عمر سے اوپر ہو جاتے ہیں ان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو آزاد محسوس کرتے ہیں۔ان کو ایسے پروگرام دینے چاہئیں کہ وہ بجائے ادھر ادھر دیکھنے کے وہ جماعتی پروگراموں میں مصروف رہیں۔

حضور انور نے فرمایا احباب جماعت کو نظام جماعت کی اہمیت بتایا کریں۔بعض جگہوں سے یہ رپورٹس بھی آئی ہیں کہ گھروں میں موازنے شروع ہو گئے ہیں کہ پہلا امیر ایسا تھا اور یہ اب ایسا ہے۔ ان موازنوں میں بڑے بھی شامل ہیں۔ اکثر دیہاتی ماحول سے آئے ہیں۔ انہیں باتیں کرنے کا شوق ہوتا ہے۔تو اس طرف بھی

توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

☆ نیشنل سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا سلیبس تیار کر کے جماعتوں کو بھجوادیا ہے۔طلباء کے لئے سمر (Summer) سکول چل رہے ہیں۔ ویسٹ کوسٹ میں بھی شروع ہیں۔ کیلگری میں بھی ہے۔اسی طرح ہمارے ٹیوٹرنگ سنٹر ہیں جہاں ہم تعلیم کے سلسلہ میں بچوں کی مدد کرتے ہیں۔ان کی کونسلنگ کرتے ہیں،ان کو گائیڈ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ طلباء اور طالبات کو جو ایوارڈ دیتے ہیں اس کے لئے کیا Criteria ہے۔ یو کے میں تو Top Ten یونیورسٹی کا انتخاب کیا ہوا ہے، ان یونیورسٹیز میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے ایوارڈ حاصل کرتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ بعض خاص مضامین میں بعض دوسری یونیورسٹیز بھی Top Ten میں آجاتی ہیں۔اس لحاظ سے بھی دیکھا جاتا ہے۔ آپ یہاں بھی اس پہلو سے اپنا کوئی Criteria بنائیں۔ زیادہ بہتر ہے کہ اپنی مجلس شوریٰ میں رکھیں اور وہاں جائزہ لیں۔

حضور انور نے فرمایا عاملہ کے ممبران کو تو داڑھی رکھنی چاہئے۔ عاملہ میں یہ شرط رکھیں کہ داڑھی ہونی چاہئے۔

☆ نیشنل سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم قادیان سے اور لندن سے کتب منگواتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا جب قادیان سے کتب آتی ہیں تو چیک کرلیا کریں۔ان کے پرانے سٹاک میں غلطیاں ہیں۔بعض صفحے شامل نہیں ہیں۔ ایسی کتب کا جائزہ لیں اور ان کو واپس بھجوا دیں یا ان کو ضائع کردیں۔ باقاعدہ چیک ہونا چاہئے۔ پرانے سٹاک میں غلطیاں تھیں لیکن اب جو شائع ہو رہا ہے اس کا معیار اچھا ہے۔اب پروف ریڈنگ بھی بہتر ہے اور پیکنگ بھی پروفیشنل طریق سے کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری اشاعت صاحب کو فرمایا آپ کسی وقت قادیان جائیں اور دورہ کر کے آئیں۔اس طرح وہاں جلسہ میں بھی شامل ہو جائیں گے۔ وہاں جا کر اپنی ضرورت اور ڈیمانڈ بتائیں۔

سیکرٹری اشاعت نے اپنی مزید رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم چار بڑے Events پر اپنی کتب کا سٹال لگاتے ہیں۔ اسی طرح عائشہ اکیڈمی، لائبریری اور جامعہ احمدیہ کی ڈیمانڈ بھی پوری کرتے ہیں۔

☆ نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے ساؤنڈ سسٹم کو بہتر کرنے کی کوشش کریں۔اس کا معیار بہتر بنائیں MTA والوں کو ان کی ضرورت کے مطابق Points دے دیا کریں تو ساؤنڈ سسٹم میں مسائل پیدا نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا اس کام کے لئے واقفین نو میں سے بھی انتخاب کر کے تیار کریں جو اس کام کے ماہر ہیں ان میں سے لیں اور امیر صاحب کو بھی بتائیں۔

سیکرٹری سمعی و بصری نے بتایا کہ گزشتہ سال ہم نے 75 پروگرام ریکارڈ کئے جن میں سے 54 نشر ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کو شکوہ ہوتا تھا کہ پروگرام دکھاتے نہیں اب وہ دور ہو گیا ہے۔بعض دفعہ میں خود دوسرے ممالک سے آنے والے پروگرام بھی چیک کرتا ہوں تو بعض کو Reject کرتا ہوں، پردے کا خیال نہیں رکھا ہوتا۔ اس لئے دوبارہ ریکارڈ کروانے پڑتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے ساتھ جو میٹنگ ہوئی تھی اور جو ہدایات دی تھیں ان پر عمل کریں۔

☆ نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 308 ممبران پارلیمنٹ میں سے 73 ممبران سے ہماری ٹیم کا رابطہ ہے ان میں بعض نئے ممبرز ہیں اور بعض پرانے ہیں۔ یہ سب جماعت کے مختلف پروگراموں اور تقریبات میں آتے ہیں۔اسی طرح ہمارا پروگرام ہے کہ ہم ایک سو ممالک کے سفارت خانوں سے اپنا رابطہ بنائیں۔

ہم اپنی سالانہ کانفرنس کرتے ہیں اور اپنے تمام سیکرٹریان کو بلا کر بریف کرتے ہیں اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

☆ نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے پاس بھی جو بھی معاملات آتے ہیں۔ہم باقاعدہ ان کی تحقیق کر کے، چھان بین کر کے پھر حضور انور کو رپورٹ بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہاں اسائیلم سیکرز آ رہے ہیں۔ امور عامہ کا کام صرف محاسبہ کرنا، پکڑنا اور تعزیری کارروائی کی سفارش کرنا نہیں۔ جو اسائیلم سیکرز آ رہے ہیں ان کی راہنمائی کریں۔انہیں معاشرہ کا فعال حصہ بنائیں۔ ملازمتوں کے حصول کے لئے ان کی راہنمائی اور مدد کریں۔جن کے پاس کام نہیں ان کو بتائیں کہ کس طرح کام کر سکتے ہیں، کون کون سی Jobs بہتر ہیں اور کون سی جگہیں ایسی ہیں جہاں آپ نے کام نہیں کرنا۔حضور انور نے فرمایا جو ایسی دکانوں اور سٹوروں پر کام کرتے ہیں جہاں سؤر اور شراب کی فروخت ہوتی ہے اور یہ اس کام میں Involve ہوتے ہیں تو پھر ان سے ہرگز کوئی چندہ نہیں لینا۔اگر کوئی اضطراری کیفیت ہے تو وہ ان کے لئے ہوگی جماعت کے لئے تو نہیں ہے۔ ہم ان سے چندہ کیوں لیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ جائزہ لینا امور عامہ کا کام ہے کہ کوئی احمدی فارغ نہ بیٹھے۔ جو بھی کام ملے کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا لندن میں ایک پی ایچ ڈی ہیں لیکن بس چلاتے ہیں۔اس لئے فارغ بیٹھے رہنے سے بہتر ہے کہ جو بھی کام ملے کرنا چاہئے۔

☆ نیشنل سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کل 7,970 چندہ دہندگان ہیں۔جن میں سے 4,135 موصی ہیں اور موصیان کا چندہ پانچ ملین، 7 لاکھ 22 ہزار ڈالر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ موصی جس آمد پر چندہ ادا کر رہا ہے وہ زیادہ ہے اور غیر موصی جس آمد پر چندہ ادا کر رہا ہے وہ کم ہے۔حضور انور نے فرمایا جو کم چندہ ادا کرنا چاہتے ہیں وہ باقاعدہ اجازت لیں کہ اس طرح ہم نے کم دینا ہے۔ جو مہنگائی کی وجہ سے، مسائل کی وجہ سے چندہ نہیں دے سکتے ان کو کہا جائے کہ اپنے بجٹ کو کم نہ کریں۔ بلکہ لکھ کر دے دیں کہ یہ وجہ ہے کہ ہم کم دینا چاہتے ہیں۔ ہماری مجبوری ہے اس کی باقاعدہ اجازت لیں۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کی ضرورت ہے۔بعض تحریکات کی وجہ سے بھی چندہ متاثر ہوتا ہے۔اب ایوان طاہر کی تعمیر پر قریباً دس ملین ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔حضور انور نے فرمایا چندہ عام کے حصول کے لئے بھی یہی کوشش ہونی چاہئے۔ اگر چندہ عام ہر کوئی باشرح دے تو پھر شاید کسی تحریک کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

نیشنل سیکرٹری ضیافت کو حضور انور نے فرمایا آج کل تو آپ کی ضیافت چل رہی ہے۔

☆ نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن نے بتایا کہ گزشتہ دو سال سے Online تعلیم القرآن کلاسز کا انتظام ہے۔ ایک ہزار سے زیادہ افراد رجسٹرڈ ہیں۔ استفادہ کرنے والے 250 ہیں۔روزانہ دو کلاسز ہوتی ہیں اور سوموار تا جمعرات کلاسز کا انتظام ہے۔حضور انور نے فرمایا اس کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ جو بوڑھے گھروں میں فارغ بیٹھے ہوئے ہیں اور جو اچھی طرح قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں۔ان کو وقف عارضی پر جماعتوں میں بھجوائیں یہ تعلیم القرآن کلاسز لیں۔

سیکرٹری تعلیم القرآن نے بتایا کہ ہم نے یوٹیوب پر ترتیل

القرآن کے کورسز تیار کئے ہیں۔ ان کورسز پر ایک سی ڈی (CD) بھی تیار کی ہے۔ اب تک آٹھ صد احباب خرید چکے ہیں۔ اس CD میں حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کا اردو ترجمہ اور حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کا انگریزی ترجمہ بھی ڈالا ہے اور ساتھ ترتیل القرآن بھی ہے۔ احباب اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔

جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء نے 15 دن کا وقف عارضی کیا اس سے بھی جماعتوں نے استفادہ کیا۔

☆ نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال ہمارا وعدہ گیارہ لاکھ پچاس ہزار ڈالر کا ہے جبکہ گزشتہ سال ہم نے دس لاکھ، ساٹھ ہزار ڈالر کا چندہ پیش کیا تھا اور پانچویں پوزیشن حاصل کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ ہمت کریں تو ایک Step اوپر آسکتے ہیں۔

☆ ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ نومبائعین سے میرے ذاتی رابطے ہیں۔ خطوط اور ای میل کے ذریعہ رابطہ قائم ہے۔ ان کی تربیت کے سلسلہ میں شعبہ تربیت اور ذیلی تنظیموں سے مدد لے رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا ان نومبائعین کے لئے سلیبس بھی تیار کریں۔ بعض نومبائعین مسلم بیک گراؤنڈ سے ہیں۔ بعض عیسائیوں سے آئے ہیں اور بعض ہندوؤں سے آئے ہیں۔ کچھ عرب ممالک کے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا تفصیل میں جا کر ان کے لئے سلیبس تیار ہو۔ پہلے ایک سوالنامہ تیار کریں اور وہ ہر ایک کو دیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں، آپ کے کیا سوالات ہیں، آپ جماعت میں شامل ہونے کے بعد کیا محسوس کرتے ہیں وغیرہ۔

☆ نیشنل سیکرٹری وقف نو سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کو رسالہ مریم اور اسماعیل ملے ہیں یا نہیں۔ یہ رسالے لندن سے منگوالیں۔ واقفات نو کے لئے رسالہ مریم اور واقفین نو کے لئے رسالہ اسماعیل شائع ہوا ہے۔

سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ واقفین نو کی کل تعداد 558 ہے۔ جن میں سے 354 لڑکے اور 204 لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے 204 نے پندرہ سال کی عمر ہونے کے بعد وقف فارم پُر کر دیا ہے۔

اس وقت 75 واقفین ایسے ہیں جنہوں نے اپنی تعلیم مکمل کر لی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جنہوں نے اپنے وقف فارم پُر کئے ہوئے ہیں ان کی تفصیل کوائف مرکز کو بھجوائیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی علیحدہ علیحدہ ہو۔ پھر مرکز نے فیصلہ کرنا ہے اور اجازت دینی ہے کہ ابھی اپنا کام کریں یا جماعت نے کوئی کام دینا ہے۔ اسی طرح جنہوں نے

م

تعلیم مکمل کر لی ہے اور ابھی وقف فارم پُر نہیں کیا ان سے واضح طور پر دریافت کریں اور اس کی بھی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

☆ نیشنل سیکرٹری زراعت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ ماشاء اللہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ حدیقہ احمد میں آپ کا کام دیکھا ہے۔

☆ نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم اسائیلم لینے والوں کی کونسلنگ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ملاتے ہیں جو ان کے پروفیشن کے ہیں۔ اس طرح Job کے حصول میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا بہرحال ان کی مدد کیا کریں۔

☆ محاسب نے بتایا، حسابات رکھتے ہیں اور چیک کرتے ہیں۔

☆ امین نے بتایا کہ بینکوں میں جو جماعت کے حسابات ہیں ان کو Update رکھتے ہیں اور اپنا ریکارڈ مکمل رکھتے ہیں۔

بعد ازاں مبلغین نے باری باری بتایا کہ ان کے سپرد کونسا ریجن ہے اور کتنی جماعتیں ہیں۔ حضور انور نے مبلغین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ہر چھٹا خطبہ نمازوں پر دیا کریں۔

☆ نیشنل سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ مساجد اور جماعت کی دوسری جائیدادوں کا کام سپرد ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے کئی مساجد کا سنگ بنیاد رکھوایا ہوا ہے۔ اب وہاں مساجد تعمیر کروائیں۔

☆ انٹرنل آڈیٹر نے بتایا کہ کوشش کرتا ہوں کہ دو ماہ میں ہر جماعت کا آڈٹ ہو جائے۔

☆ ایڈیشنل سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جو نادہندہ ہیں ان سے رابطہ کرتا ہوں اور چندوں کے حصول کی کوشش کرتا ہوں پھر حسابات تیار کرتے ہیں۔

اس سوال کے جواب پر کہ جو وصیت کرتا ہے اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ذمہ داریاں تو رسالہ الوصیت میں درج ہیں۔ یہ رسالہ ہر ایک پڑھ کر ہی وصیت کرتا ہے۔ صرف چندہ دینا کافی نہیں۔ پانچ وقت باجماعت نماز پڑھنی چاہئے۔ موصیان کا سب سے بڑا پروگرام یہ ہے کہ اپنے آپ کو عملی طور پر ایسا احمدی بنائیں کہ دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میٹنگ کے آخر پر ہدایت فرمائی کہ جماعت کی جو عمارات تعمیر ہوتی ہیں۔ جب عمارت کا بڑا سٹرکچر بن جائے Main Building مکمل ہو جائے تو جو احمدی مختلف کاموں کی مہارت رکھنے والے ہیں ان سے کام لیا جاسکتا ہے اس طرح آپ کے خرچ بہت کم ہو جائیں گے۔ اب جو اسائیلم لینے والے آرہے ہیں ان میں جو مختلف کاموں کی مہارت رکھتے ہیں ان سے کام لے سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا طاہر ہال اور مساجد دونوں کا ساؤنڈ سسٹم کسی سپیشلسٹ سے ٹھیک کروائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ دو بج کر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

الوداعی دیدار اور دعا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے دوپہر سے ہی احباب جماعت مختلف جماعتوں سے پیس ویلج میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ لیکن نماز ظہر و عصر کے وقت ایک بڑی بھاری تعداد میں لوگ پیس ویلج پہنچے اور نمازوں کے بعد احباب جماعت مرد و خواتین، بچے بوڑھے احمدیہ ایوینیو کے کنارے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ سخت گرمی کے باوجود تین ہزار سے زائد احباب حضور انور کی رہائش گاہ کے سامنے جمع ہو کر اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ اس دوران مسلسل دعائیہ نظمیں اور الوداعی گیت پڑھے جا رہے تھے۔

سات بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی احباب جماعت نے بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت احباب کے قریب تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ کے سامنے بشیر سٹریٹ پر اور دائیں طرف احمدیہ ایوینیو پر سڑک کے ایک جانب مرد احباب اور دوسری طرف خواتین تھیں۔ دونوں جانب ایک ہجوم تھا۔ جو مسلسل نعرے بلند کر رہا تھا اور اپنے ہاتھ ہلا کر پیارے آقا کو الوداع کہہ رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت پہلے سڑک کے ایک طرف چلتے ہوئے ہر ایک کے پاس سے گزرے۔ اپنے ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے۔ پھر سڑک کے دوسری جانب چلتے ہوئے ہر ایک کے سامنے سے گزرے۔ حضور انور بار بار اپنا ہاتھ

بلند کرتے ہوئے۔ ہرایک کے سلام کا جواب دیتے۔ اس دوران مسلسل دعائیہ نظمیں پڑھی جارہی تھیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائش کی جانب تشریف لے آئے اور قریباً بیس منٹ سیڑھیوں پر کھڑے رہے، اس دوران مسلسل نعرے بلند ہوتے رہے، ہر ایک شرف دیدار سے فیضیاب ہوتا رہا۔ اس دوران بہت سے لوگوں نے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ ہرکوئی اپنے کیمرہ سے تصاویر بنا رہا تھا۔ مردوخواتین، بچوں، بوڑھوں ہرایک کے ہاتھ مسلسل بلند تھے۔ یہ الوداعی لمحات تھے اور بالآخر جدائی کی گھڑی آن پہنچی جب حضور انور کینیڈا کی سرزمین سے رخصت ہوکر جانے والے تھے۔

سات بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الوداعی دعا کروائی۔ اس دوران بڑے رقت آمیز نظارے دیکھنے کو ملے۔ احباب وخواتین یہاں تک کہ بچوں کی آنکھوں میں بھی آنسو نظر آرہے تھے ہر چھوٹا بڑا رو رہا تھا۔ جب حضور انور کی گاڑی احمدیہ ایونیو سے مین روڈ پر آتے ہوئے ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند تھے۔ احباب نے دعاؤں اور محبت وفراق کے جذبات اور آنسوؤں سے اپنے پیارے آقا کو الوداع کیا۔ ہرطرف سے السلام علیکم، فی امان اللہ اور خدا حافظ کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

بابرکت 15۔ایام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیس ولیج میں قیام مجموعی طور پر قریباً پندرہ دن رہا۔ اس دوران اس امن کی بستی کے خوش نصیب باسیوں نے لمحہ لمحہ برکتیں پائیں اور قدم قدم پر اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ بچے، بچیاں اور خواتین ہر وقت اپنے ہاتھوں میں کیمرے لئے ہوتی تھیں اور چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے جہاں بھی موقع ملتا حضور انور کی تصاویر کھینچتیں اور ویڈیوز بناتیں۔ جب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف پروگراموں کے لئے تشریف لے جاتے یا نمازوں کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ خواتین اور بچیاں پہلے سے ہی ان راہوں پر کھڑی ہوکر انتظار کرتیں جہاں سے حضور انور کا گزر ہوتا۔ بعض خواتین اس سخت گرمی میں اپنے چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھائے اور کسی کی انگلی پکڑے اور کسی کو ساتھ لئے ہوئے حضور انور کے انتظار میں کھڑی رہتیں۔ اس دوران یہ سب خواتین اور بچیاں جہاں اپنے پیارے آقا کو سلام کہتیں اور شرف زیارت حاصل کرتیں، دیدار کرتیں وہاں حضور انور کے ایک ایک لمحے کو اپنے کیمروں میں محفوظ کرتیں۔

ان پندرہ ایام میں شاید ہی کوئی ایسا لمحہ ہو کہ حضور انور اپنی رہائش گاہ سے یا اپنے دفتر سے یا کسی پروگرام کے لئے یا نماز کے لئے باہر نکلے ہوں تو آگے ان خواتین اور بچیوں کو منتظر نہ پایا ہو۔ یوں ان انتہائی مبارک ایام میں اس بستی کے مکینوں نے، اس بستی کی گلیوں میں اور مشن ہاؤس اور مسجد کی طرف جانے والے راستوں پر ہی ہزاروں کی تعداد میں دن رات اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور جی بھر کر تصاویر بنائیں۔

کینیڈا سے روانگی

سوا آٹھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ پر پہنچے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو کینیڈا حکومت کے Foreign Affairs ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے متعین پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور کو اپنے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر لے گئیں۔ امیگریشن کے لئے ایک علیحدہ جگہ مخصوص کرکے خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

جہاز کی روانگی میں ایک گھنٹہ کی تاخیر تھی۔ نو بج کر بیس منٹ پر جب بورڈنگ شروع ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خصوصی انتظام کے تحت سب سے پہلے جہاز پر سوار ہوئے۔ پروٹوکول آفیسر حضور انور کے ساتھ تھیں۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا، ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر جماعت یوایس اے اور مکرم ظہیر باجوہ صاحب نائب امیر جماعت یوایس اے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے حضور انور کے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر تک آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور کو الوداع کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔

لندن آمد

برٹش ایئرویز کی فلائٹ BA098 نو بج کر پچاس منٹ پر ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے ہیتھرو ایئرپورٹ لندن کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً سات گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق 18 جولائی بروز بدھ کی صبح نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور کا جہاز ہیتھرو ایئرپورٹ پر اترا۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم امیر صاحب یوکے رفیق حیات صاحب اور ایئرپورٹ کے ایک پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بعدازاں حضور انور ایک خصوصی انتظام کے تحت ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے اور اسی لاؤنج میں امیگریشن افسر نے آکر پاسپورٹ دیکھے۔ اسی لاؤنج میں جماعتی عہدیداران مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، صدر انصار اللہ مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت) اور نمائندہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ مکرم ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے) نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مسجد فضل لندن میں استقبال

قریباً نصف گھنٹہ قیام کے بعد یہاں ایئرپورٹ سے روانہ ہوکر گیارہ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مردوخواتین اور بچوں نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک طفل اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں ایک بچی نے پھول پیش کئے۔ مسجد فضل کے بیرونی احاطہ کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ اور کینیڈا کے اس سفر کے دوران حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے علاوہ جن افراد کو حضور انور کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب
محترمہ سیدہ ھبۃ الرؤف صاحبہ
عزیزم سعد شریف احمد (بیٹا مرزا وقاص احمد صاحب)
مکرم منیر احمد جاوید صاحب، پرائیویٹ سیکرٹری
مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)
مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس ڈیسک)
مکرم محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص)
مکرم ناصر سعید صاحب (عملہ حفاظت خاص)
مکرم محمود احمد خان صاحب (عملہ حفاظت خاص)
مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (عملہ حفاظت خاص)
خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19 اکتوبر 2012ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی
توحید سے محبت اور اولیاء پرستی سے ممانعت

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

مذہبِ اسلام کی بِنیاد کلمہ طیبہ پر ہے یعنی لَا اِلٰـهَ اِلّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ ایک مسلمان بچے کی ولادت پر اس کے کان میں سب سے پہلی آواز اذان کی صدا ہوتی ہے۔ آٹھ دس سال کا ہونے پر اسے نماز کی تلقین کی جاتی ہے اور اس کا ماحول ایسا ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت توحید کی ندا ہی سنتا ہے۔ اذان، اقامت وغیرہ میں اور پھر نماز میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہی سامنے انتہائی تذلّل کروایا جاتا ہے اور تمام ماسوی اللہ سے برأت کروائی جاتی ہے۔ ہر روز پانچ وقت کا یہ سبق ناقابل فراموش ہوتا ہے، مرتے وقت بھی ارشاد ہے "مَنْ کان آخرُ کلامِہ لَا اِلٰہ اِلّا اللہ دَخل الجنَّة" کہ جو شخص آخری وقت میں لَا اِلٰـہ الّا اللّٰـہ کا پابند ہوگا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جنازہ پڑھنے اور میت کو لحد میں اتارنے کے وقت بھی خدا تعالیٰ کی کبریاء کا ہی سبق دیا ہے چنانچہ فرمایا:

لَقِّنُوْا مَوتاکُم لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ

(الصحیح المسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتیٰ لا الٰہ الّا اللہ)

اس آخری زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح و مہدی بن کر مبعوث ہوئے آپ نے جس دور میں آنکھ کھولی تو دیکھا کہ ایک طرف تو مسلمانوں کا ایک طبقہ پیروں فقیروں، سجادہ نشینوں اور قبروں کے سامنے سجدہ ریز ہے اور دوسری طرف عیسائی ربُّنا المسیح ربُّنا المسیح کے نعرے لگا کر خدا کے ایک معصوم نبی کو خدا بنا رہے ہیں اور اس پر ستم یہ کہ خود امت مسلمہ حیات مسیح جیسا خلاف قرآن و احادیث عقیدہ رکھ کر عیسائیت کی ممدّ و معاون ثابت ہو رہی تھی چنانچہ آپ نے اذن الٰہی سے ایک مرتبہ پھر دنیا کو توحید الٰہی کی پرچار شروع کی اور اپنے قول و فعل سے اس عظیم حقیقت کا درس دیا، آپ فرماتے ہیں:

1) "افسوس مسلمانوں کی عقل ماری گئی جو ایک خدا کے ماننے والے تھے وہ اب ایک مردہ کو خدا سمجھتے ہیں اور اُن خداؤں کا تو شمار نہیں جو مردہ پرستوں اور مزار پرستوں نے بنائے ہیں ایسی حالت اور صورت میں خدا تعالیٰ کی غیرت نے یہ تقاضا کیا ہے کہ اُن مصنوعی خداؤں کی خدائی کو خاک میں ملایا جاوے، زندوں اور مردوں میں ایک امتیاز قائم کر کے دنیا کو حقیقی خدا کے سامنے سجدہ کرایا جاوے، اسی غرض کے لئے اس نے مجھے بھیجا ہے اور اپنے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد سوم، صفحہ 523)

2) "...لوگ صُمٌّ بُکْمٌ ہو کر سجادہ نشینوں کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہیں اور عرسوں وغیرہ میں شریک ہو جاتے ہیں اُن کو یہ خیال نہیں آتا کہ وہ کون سی روشنی ہے جو خانہ کعبہ سے شروع ہوئی تھی اور تمام دنیا میں پھیلی تھی اور انہوں نے اس میں سے کس قدر حصہ لیا ہے۔ ...

شریعت تو اسی بات کا نام ہے کہ جو کچھ آنحضرتؐ نے دیا ہے اُسے لے لے اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے ہٹے، اب اس وقت قبروں کا طواف کرتے ہیں، اُن کو مسجد بنایا ہوا ہے، عرس وغیرہ، ایسے جلسے نہ منہاج نبوت ہے نہ طریق سنت ہے اگر منع کرو تو غیظ و غضب میں آتے ہیں اور دشمن بن جاتے ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد سوم، صفحہ 128-129)

3) "میرا یہ مسلک نہیں کہ میں ایسا تُندخُو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندہ سے ڈرتے ہیں اور بُت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں، میں تو بت پرستی کو ردّ کرنے آیا ہوں نہ یہ کہ میں خود بت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا میرے نزدیک متکبّر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں، متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد اول، صفحہ 310)

4) "ایسا ہی اِس مُلک کے گدی نشین اور پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعات میں ایسے دن رات مشغول ہیں کہ اُن کو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچھ بھی خبر نہیں، ان کی مجالس میں اگر جاؤ تو بجائے قرآن شریف اور کتب حدیث کے طرح طرح کے تنبورے اور سارنگیاں اور ڈھولکیاں اور قوال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئیں گے اور پھر باوجود اس کے مسلمانوں کے پیشوا ہونے کا دعویٰ اور اتباع نبوی کی لاف زنی۔ اور بعض اُن میں سے عورتوں کا لباس پہنتے ہیں اور ہاتھوں میں مہندی لگاتے ہیں اور چوڑیاں پہنتے ہیں اور قرآن شریف کی نسبت اشعار پڑھنا اپنی مجلسوں میں پسند کرتے ہیں۔ یہ ایسے پرانے زنگار ہیں جو خیال میں نہیں آسکتا کہ دور ہوسکیں تاہم خدائے تعالیٰ اپنی قدرتیں دکھائے گا اور اسلام کا حامی ہوگا۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 79-80)

اسلام نے اللہ تعالیٰ سے مناجات کے بھی آداب مقرر فرمائے ہیں اور یہ امر آداب دعا کے صریحًا خلاف ہے کہ خدا کو چھوڑ کر کسی ولی یا اس کی قبر سے مدد طلب کی جائے چنانچہ حضور علیہ السلام دنیا کو آداب دعا سکھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"...اب اسلام میں مشکلات ہی اور آپڑی ہیں کہ جو محبت خدا تعالیٰ سے کرنی چاہیے وہ دوسروں سے کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا رُتبہ انسانوں اور مُردوں کو دیتے ہیں، حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تھی مگر اب جس قبر کو دیکھو وہ حاجت روا ٹھہرائی گئی ہے مَیں اس حالت کو دیکھتا ہوں تو دل میں درد اٹھتا ہے مگر کیا کہیں کس کو جا کر سنائیں۔

دیکھو قبر پر اگر ایک شخص بیس برس بھی بیٹھا ہوا پکارتا رہے تو اس

قبر سے کوئی آواز نہیں آئے گی مگر مسلمان ہیں کہ قبروں پر جاتے اور اُن سے مرادیں مانگتے ہیں، میں کہتا ہوں وہ قبر خواہ کسی کی بھی ہو اس سے کوئی مراد بَر نہیں آسکتی، حاجت روا اور مشکل کشا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور کوئی اس صفت کا موصوف نہیں۔ قبر سے کسی آواز کی امید مت رکھو برخلاف اس کے اگر اللہ تعالیٰ کو اخلاص اور ایمان کے ساتھ دن میں دس مرتبہ بھی پکارو تو میں یقین رکھتا ہوں اور میرا اپنا تجربہ ہے کہ وہ دس دفعہ ہی آواز سنتا اور دس ہی دفعہ جواب دیتا ہے لیکن یہ شرط ہے کہ پکارے اس طرح پر جو پکارنے کا حق ہے۔

ہم سب ابرار، اخیار امت کی عزت کرتے ہیں اور اُن سے محبت رکھتے ہیں لیکن ان کی محبت اور عزت کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ ہم اُن کو خدا بنالیں اور وہ صفات جو خدا تعالیٰ میں ہیں ان میں یقین کرلیں۔ ... یاد رکھو انبیاء علیہم السلام کو جو شرف اور رُتبہ ملا وہ صرف اسی بات سے ملا ہے کہ انہوں نے حقیقی خدا کو پہچانا اور اس کی قدر کی، اسی ایک ذات کے حضور انہوں نے اپنی ساری خواہشوں اور آرزوؤں کو قربان کیا کسی مردہ اور مزار پر بیٹھ کر انھوں نے مرادیں نہیں مانگی ہیں۔''

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد سوم، صفحہ 522-524)

اس قسم کی سینکڑوں اور تحریرات اور فرمودات آپ کی موجود ہیں اور یہ پہلو صرف قول ہی تک محدود نہیں تھا آپ نے عملاً بھی دنیا کو اللہ تعالیٰ کی وحدت کا سبق دیا اور آپ کی زندگی میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں، مثال کے طور پر چند ایک پیش ہیں:

1) حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک دن سیالکوٹ کے شیخ مولا بخش صاحب بوٹ فروش معہ فرزند حاضر ہوئے ان کا لڑکا کوئی پندرہ سولہ سال کا ہوگا، بوقت ملاقات حضرت صاحب کے پاؤں کی طرف ہاتھ بڑھا کر جھکا جس پر حضرت صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہٹا دیا اور فرمایا کہ انبیاء دین میں خدا کی طرف لوگوں کو بُلاتے ہیں اور شرک مٹانے آتے ہیں نہ شرک قائم کرنے، کسی انسان کی طرف تعظیماً جھکنا یا سجدہ کرنا حرام ہے۔ مگر اس کے مقابل میں سیالکوٹ کا ایک سید پیر کہا کرتا کہ فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا اور میرے مرید مجھے سجدہ کریں اور جو سجدہ نہ کرے وہ شیطان ہے کیونکہ شیطان نے آدم کے سجدہ سے انکار کیا تھا۔''

(ماہنامہ خالد ربوہ۔ ذکر حبیب نمبر۔ دسمبر 1957ء، صفحہ 51)

2) ''ایک شخص حضرت کی خدمت میں آیا اس نے سر نیچے جُھکا کر آپ کے پاؤں پر رکھنا چاہا، حضرت صاحب نے ہاتھ کے ساتھ اس کے سر کو ہٹایا اور فرمایا:

''یہ طریق جائز نہیں، السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا چاہئے۔''

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد پنجم، صفحہ 211)

3) حضرت بابو ایوب احمد صاحب ابن حضرت مولوی محمد علی صاحب بدوملہویؓ اپنی والدہ حضرت حسین بی بی صاحبہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ میری والدہ صاحبہ حضرت اقدس کے حضور وداعی رخصت و اجازت کے لئے حاضر ہوئیں اُن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت ہی حسن وعقیدت تھی آپ سے اجازت حاصل کرنے کے بعد وہ آپ کے قدموں پر گر پڑیں، حضور کو یہ فعل پسند نہ آیا اور اسی حالت میں آپؑ نے فرمایا:

''توبہ میں تو عاجز انسان ہوں۔''

حضرت اقدس کی اس ناپسندیدگی کو دیکھ کر حضرت والدہ صاحبہ کو بہت گھبراہٹ ہوئی اور کانپنے لگیں اسی فکر وغم میں اُس روز روانگی ملتوی کر دی پھر دوسرے دن وہ اجازت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئیں حضور نے از راہِ رحم پھر اجازت بخشی اور اس واقعہ کی طرف اشارہ بھی نہ فرمایا اور اس طرح پر اس غلطی کو معاف فرمایا۔'' (الحکم۔ 7 مئی 1934ء، صفحہ 3 کالم 2)

4) حضرت ملک برکت علی صاحبؓ آف گجرات (بیعت 1898ء) بیان کرتے ہیں:

''حضرت اقدس کے زمانے میں چونکہ مسجد چھوٹی ہوا کرتی تھی اس لیے جب احمدی زیادہ ہوتے تو چھت پر، جہاں حضور تشریف فرما ہوتے تھے جہاں کسی کو جگہ مل جاتی وہ بیٹھ جاتا اور ہمہ تن گوش ہو کر حضور کی باتوں کو سنتا، بعض غیر احمدی معترض ہوتے کہ آپ پیر ہیں اور نیچے بیٹھے ہیں مگر مرید شہ نشین پر اوپر بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے کہ معذوری ہے جگہ تنگ ہے، لوگ مجھے پوجنے کے لئے نہیں آتے بلکہ تقویٰ اور طہارت کی باتیں سننے کے لیے آتے ہیں اور میں تو انسان پرستی کو دور کرنے کے لئے آیا ہوں۔''

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 10 صفحہ 57)

5) حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وفات 12 جولائی 1924ء) فرماتے ہیں:

''ہم گورداسپور مقدمہ کی پیشی پر سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ گئے لیکن ہم مقام رہائش پر دیر کے بعد پہنچے آگے حضور چٹائی پر بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے اور پاس ہی کچھ چار پائیاں بچھی ہوئی تھیں، ہم حضور کے پاس بیٹھ گئے اس پر حضور نے فرمایا'' خدا کا مسیح انہیں باتوں کو مٹانے آیا ہے مگر تم لوگ ابھی تک پرانی باتوں میں گرفتار ہو، اٹھو اور چار پائیوں پر بیٹھو۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 23 ستمبر 1924ء، صفحہ 2)

6) حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ سیر سے واپس آرہے تھے جب حضور احمدیہ چوک میں پہنچے تو ایک سائل نے سوال کیا تُو داتا ہے مجھے کچھ دے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا:

'' داتا خدا ہے۔''

اُس نے کہا کہ ہاں مگر تو بھی مجھے کچھ دے اس پر حضور علیہ السلام نے اس کو ایک روپیہ عطا فرمایا۔''

(الحکم 21 مارچ 1935ء، صفحہ 5، کالم 1)

7) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''چکوال ضلع جہلم میں مولوی نور محمد خیاط اپنے علاقہ میں ایک مشہور مولوی تھے خصوصیت سے وہ شیعہ فرقہ کے مسلمانوں سے مباحثات کیا کرتے تھے۔ کرم دین کے مقدمہ کے ایام میں مجھے چکوال جانا پڑا اور ان سے ملاقات ہوئی انہیں اپنے علم اور طریق مناظرہ پر بھی ایک ناز تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جس چیز نے ان کے ایمان کو بہت مضبوط کیا وہ ایک واقعہ ہے جس کا ذکر انہوں نے ہمیشہ کیا، انہوں نے بیان کیا کہ جب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوا تو اتفاق سے میری موجودگی کے ایام میں ایک شخص حضرت کی خدمت میں آیا چونکہ اس زمانہ کے رسمی پیروں کے ہاں لوگ سجدے کرتے ہیں وہ آتے ہی حضرت کے قدموں کی طرف جھکا، آپ نے اسے روک دیا اور منع فرمایا کہ ایسا نہیں چاہیے اور پھر اسی سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تو شرک اور تعظیم بغیر اللہ کو مٹانے کے لئے آیا ہوں تا کہ خدا واحد کی عظمت کو قائم کروں اور ہر ایک قسم کے شرک سے لوگوں کو بچاؤں مجھے ہرگز پسند نہیں کہ میرے سامنے کوئی شخص اس قدر جھکے جو خدا تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عظیم المرتبت ہو وہ آخر انسان ہی تو ہے۔

مولوی نور محمد صاحب فرمایا کرتے کہ اس تقریر نے میرے دل

پر بہت ہی گہرا اثر کیا اور مجھ پر آپ کی صداقت آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہوگئی۔...'' (الحکم 21/28 جولائی 1936ء، صفحہ 3)

8) حضرت ملک نیاز محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بیعت 1905ء) حضور کے سفر لدھیانہ 1905ء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''... اتنے میں ایک اندھی بوڑھی عورت جو وہاں بیٹھی تھی اور اس کے دریافت کرنے پر کسی نے اسے بتلایا تھا کہ حضرت صاحب یہ کھڑے ہیں اس نے حضور کے پاؤں پکڑ لئے اس پر حضور فوراً پیچھے ہٹ گئے اور فرمایا مائی پیر پکڑنے گناہ ہیں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ۔10 جولائی 1942ء، صفحہ 4 کالم 1)

9) حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اپنے مریدوں میں اس طرح مل جل کر بیٹھتے کہ نو وارِد کو ہرگز پتہ نہ لگتا کہ اس مجلس کا سردار کون ہے؟ اس لئے بعض نو وارد غلطی سے کبھی مولوی نورالدین صاحبؓ کو، کبھی مولوی محمد احسن صاحبؓ اور کبھی مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو سمجھ لیتے کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ چونکہ میں خود پیر اور پیروں کے خاندان سے تھا لہٰذا مجھے اس بات سے تکلیف ہوتی۔ آخر ایک دن میں نے عرض کیا حضور! نو واردوں کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اگر اجازت ہو تو حضور کے نیچے ایک چھوٹا سا غالیچہ اور پیچھے ایک گاؤ تکیہ رکھ دیا جائے، یہ سنتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''صاحبزادہ صاحب! میں اپنی پوجا تو نہیں کرانے آیا میں تو خدا کی پرستش کرانے آیا ہوں۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔5 دسمبر 1941ء، صفحہ 7)

غرض یہ کہ ہر ایسی بات جس سے انسان پرستی کا تھوڑا سا بھی شائبہ ہوسکتا تھا آپ نے اس سے منع فرمایا اور امت مسلمہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، اِنّی اَنْہاکم عَنْ ذالِک کی عملی تصویر بن کر دکھایا اور ایک مرتبہ پھر توحید الٰہی کی سرسبز و شاداب بیل پر لگی اولیاء پرستی کی اس آکاس بیل کو دور کیا۔

دنیا کے پیروں فقیروں کو جو مافوق البشر رتبہ دیا جاتا ہے تو ان میں اور ان کی اولادوں میں ایک قسم کا تکبر پیدا ہو جاتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اس بدعت کا خاتمہ کیا وہاں اپنی اولاد اور جماعت کی بھی اعلیٰ رنگ میں تربیت فرمائی چنانچہ لوگ جب قادیان تحقیق کی غرض سے آتے تو آپ کے علاوہ آپ کے خاندان کے اخلاق کا بھی خاموش مطالعہ کرتے کہ حضرت مرزا صاحب کے اہل وعیال کے اخلاق کیسے ہیں؟ اور جب ان میں تصنع، ریاء و کبر کے بجائے حسن اخلاق اور تکلفات سے پاک زندگی کا مطالعہ کرتے تو حیران ہوتے کہ خاندان مسیح موعود و امام الزمان کے یہ لوگ دیگر خاندان سجادہ نشینوں کی طرح نہیں۔

حضرت میر شفیع احمد صاحب دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بیعت جون 1901ء - وفات 17 جنوری 1945ء) بیان کرتے ہیں:

''اکثر دفعہ مَیں میاں بشیر احمد صاحبؓ و میاں شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ شکار کے لئے جایا کرتا تھا۔... ہر جگہ میرا یہ مقصد ہوتا تھا کہ میں دیکھوں کہ ان لوگوں کے اخلاق کیسے ہیں!

پھر حضرت میاں محمود احمد صاحبؓ مغرب کے بعد اکمل صاحبؓ کی کوٹھڑی میں آکر بیٹھا کرتے تھے اور میں بھی وہاں بیٹھا رہتا تھا، شعر وشاعری اور مختلف باتیں ہوتی تھیں مگر میں نے کبھی کوئی ایسی ویسی بات نہ دیکھی بلکہ ان کی ہر بات حیرت انگیز اخلاق والی ہوتی تھی۔... غرض یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مصاحب اور رشتہ دار اور اولاد ہر ایک اس قدر گہرے طور پر حضرت صاحب کے رنگ میں رنگین ہوگئے تھے کہ بے انتہا جستجو کے بعد بھی کوئی آدمی ان میں کوئی عیب نہ نکال سکتا تھا، میں خود پیروں کے خاندان میں پیدا ہوا ہوں اور پیروں، فقیروں سے بے حد تعلقات اور رشتہ داریاں ہیں مجھے اس کے متعلق ایک حد تک تجربہ ہے وہ لوگ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر جس قدر اپنی بزرگی جتاتے ہیں اسی قدر وہ در پردہ بدچلن اور بداخلاق ہوتے ہیں کہ اپنے نفس، زبان، ہاتھ اور دل اور آنکھ پر قابو نہیں رکھ سکتے اسی طرح ان کی اولاد اور رشتہ دار ہوتے ہیں اور جو دکھاوا ہوتا ہے وہ سب دوکانداری کی باتیں ہوتی ہیں۔''

(سیرۃ المہدی حصہ سوم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، روایت نمبر 835، صفحہ 238,239)

محترمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن بنت حضرت میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں:

''... میں بوجہ ایسے خاندان سے قریبی ربط رکھنے کے جو کہ مرشدی گھرانہ کہلاتا ہے اس امر سے زیادہ واقف اور باخبر تھی کہ عموماً مشائخین سجادہ نشینوں کے گھروں کی معاشرت و طرز معیشت و طریق تہذیب و تمدن و لباس کا رنگ ڈھنگ بات چیت کا طور و طریق کے سا ہوتا ہے۔ میرے والد مرحوم حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب قادری احمدی مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جید مشائخ مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کشمیری مرحوم و مغفور کے واحد فرزند تھے جن کے مریدین کا حلقہ دو تین لاکھ سے کم نہ تھا اسی طرح میرے ننھیالی قریبی رشتہ کے نانا حضرت مسکین شاہ صاحب نقشبندی جو مرحوم اعلیٰ حضرت نظام دکن اور حیدرآباد ملک کے پانچ لاکھ مریدین کے مرشد تھے۔ نیز میرے سسرالی رشتہ داروں میں مولوی سید عمر علی شاہ صاحب مکی میاں صاحب وغیرہ جو میرے چچا خسر ہوتے تھے، بڑے مرشد تھے اس لئے فطرتاً اس ماحول کو جس سے میں بہت حد تک مانوس و واقف تھی خاندان نبوت میں قیاس کرنے پر مجبور تھی مگر میرے ذاتی مشاہدات نے میری تمام قیاس آرائیوں پر پانی پھیر دیا، مجھے نہ ام المؤمنینؓ میں اور نہ خاندان نبوت کی کسی خاتون میں یہ بات نظر آئی کہ وہ گفتگو و ملاقات میں کسی قسم کا تکلف کرتی ہیں یا بناوٹ کا پہلو اختیار کرتی ہیں یا کوئی خاص قسم کا مشائخانہ یا صوفیانہ لباس زیب تن فرماتی ہیں یا دنیاوی زیب و زینت و اشیاء سے اس قدر متنفر ہیں کہ گویا رہبانیت اختیار کر رہی ہیں بلکہ حضرت ام المؤمنینؓ اور خاندان نبوت کے اس پاکیزہ و بے ریا عمل کا اس قدر گہرا اثر ہر نظر غائر سے دیکھنے والے پر پڑتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان پاک قلوب کے آئینہ میں ریا و بناوٹ میں خود کے ملوث دیکھتا ہے۔ ...''

(سیرۃ حضرت نصرت جہان بیگم صاحبہؓ مصنفہ حضرت محمود احمد عرفانی صاحب، صفحہ 332-333)

دوسری طرف جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیائے عیسائیت میں مسیح ابن مریم کو معبود بنے دیکھا اور اس پر مستزاد یہ کہ امت مسلمہ کو حیات مسیح کے عقیدے میں گم پا کر انبیاء پرستی کے مخفی شرک میں مبتلا پایا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر وفات مسیح ناصری علیہ السلام کا اعلان کیا اور صدیوں سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھائی اور حیات مسیح کی بنیادوں پر کھڑی ہونے والی عیسائیت کی بظاہر نظر آنے والی پُر شوکت عمارت آپ کے اس اعلان کے ساتھ منہدم ہوگئی۔ آپ نے دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا:

''میں تم کو مسیح پرست نہیں بنانا چاہتا بلکہ مسیح بنانا چاہتا ہوں۔''

(بدر قادیان۔6 جولائی 1911ء، صفحہ 6)

اس مسیح پرستی کے خلاف آپ کے دل میں ایک جوش تھا، آپ فرماتے ہیں:

"عیسائی مذہب کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے، عیسائی مذہب اپنی جگہ آدم زاد کی خدائی منوانی چاہتا ہے اور ہمارے نزدیک وہ اصل اور حقیقی خدا سے دور پڑے ہوئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان عقائد کی (جو حقیقی خدا پرستی سے دور پھینک کر مردہ پرستی کی طرف لے جاتے ہیں۔) کافی تردید ہو اور دنیا آگاہ ہو جاوے کہ وہ مذہب جو انسان کو خدا بناتا ہے خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا اور بظاہر اسباب عیسائی مذہب کی اشاعت اور ترقی کے جو اسباب ہیں وہ انسان پرست انسان کو کبھی یقین نہیں دلاتے کہ اس مذہب کا استیصال ہو جاوے گا لیکن ہم اپنے خدا پر یقین رکھتے ہیں کہ اس نے ہم کو اس کی اصلاح کے لیے بھیجا ہے اور یہ میرے ہاتھ پر مقدر ہے کہ میں دنیا کو اس عقیدہ سے رہائی دوں پس ہمارا فیصلہ کرنے والا یہی امر ہوگا۔ ...

... ہزاروں ہزار انسان ہیں جو اپنے اہل وعیال اور دوسری حاجتوں کے لیے دعائیں کرتے اور تڑپتے ہیں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ میرے لیے اگر کوئی غم ہے تو یہی ہے کہ نوعِ انسان کو اس ظلم صریح سے بچاؤں کہ وہ ایک عاجز انسان کو خدا بنانے میں مبتلا ہو رہی ہے اور اس سچے اور حقیقی خدا کے سامنے ان کو پہچاؤں جو قادر اور مقتدر خدا ہے۔ ...

مجھے بشارت دی گئی ہے کہ یہ عظیم الشان بوجھ جو میرے دل پر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہلکا کر دے گا اور ایک حیّ و قیوم خدا کی پرستش ہونے لگے گی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد سوم صفحہ 646-647)

اپنی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ میں مخلوق پرستی کے خاتمے اور توحید کی فتح کے متعلق بشارات دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"... جدھر دیکھو دلائل وحدانیت کے بہادر سپاہیوں کی طرح شرک کے خیالی اور وہمی بُرجوں پر گولہ اندازی کر رہے ہیں اور توحید کے قدرتی جوش نے مشرکوں کے دلوں پر ایک ہلچل ڈال رکھی ہے اور مخلوق پرستی کی عمارت کا بودا ہونا عالی خیال لوگوں پر ظاہر ہوتا جاتا ہے اور وحدانیتِ الٰہی کی پُر زور بندوقیں شرک کے بدنما جھونپڑوں کو اُڑاتی جاتی ہیں۔ پس ان تمام آثار سے ظاہر ہے کہ اب اندھیرا شرک کا اُن اگلے دنوں کی طرح پھیلنا کہ جب تمام دنیا نے مصنوع چیزوں کی ٹانگ صانع کی ذات اور صفات میں پھنسا رکھی تھی، ممتنع اور محال ہے۔ ..."

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 103 حاشیہ)

ایک اور جگہ آپؑ اپنے مولیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سُن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دُنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے، آمین۔

اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دُنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین"

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 603)

بقیہ از جامعہ احمدیہ کینیڈا کی مساعی

مقابلہ عربی مضمون نویسی

مؤرخہ 27 نومبر 2012ء کو مقابلہ عربی مضمون نویسی منعقد ہوا جس میں ہرٹیوٹوریل گروپ سے دو دو طلباء نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

مقابلہ مضمون نویسی (عربی)

اول: فراست احمد، متعلم درجہ اولیٰ، امانت گروپ
دوم: طارق نسیم احمد، متعلم درجہ ثانیہ، امانت گروپ
خواجہ حسن احمد، متعلم درجہ رابعہ، دیانت گروپ
سوم: عبدالنور عابد، متعلم درجہ خامسہ، دیانت گروپ

مقابلہ نظم

مؤرخہ 29 نومبر 2012ء کو مقابلہ نظم منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں ہرٹیوٹوریل گروپ سے دو دو طلباء نے حصہ لیا۔ مقابلہ نظم میں درج ذیل تفصیل کے مطابق طلباء نے پوزیشنز حاصل کیں۔

اول: صباحت علی راجپوت، متعلم درجہ اولیٰ، رفاقت گروپ
دوم: قاصد وڑائچ، متعلم درجہ ثانیہ، شجاعت گروپ
سوم: سرمد نوید احمد، متعلم درجہ ممہدہ، رفاقت گروپ

امتحانات و تعطیلات

مورخہ 4 دسمبر 2012ء تا 22 دسمبر 2012ء پہلی ششماہی کے امتحانات ہوئے۔ جس کے بعد موسم سرما کی تعطیلات کا آغاز ہوا۔ 7 جنوری 2013ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دوسرے سمسٹر کا آغاز ہوا۔

مناجات اور تبلیغ حق

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملہ کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار
وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار
یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملے گا تجھ کو یہ سارا ادھار

(درثمین)

فِیْ مَدِیْحِ الْمَهْدِیْؑ

مہدی علیہ السلام کی مدح میں قصیدہ

مکرم محمد اسلم صابرؔ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

قَلْبِیْ بِکَدْعَةَ عَالِقٌ شَغَفًا بِهَا
میرا دل وفورِ عشق سے کدعہ (قادیان) کی بستی کے ساتھ معلّق ہے۔

نَزَلَ الْمَسِیْحُ بِهَا وَ کَمْ مِّنْ مَّائِتٍ
اس پاک بستی میں مسیحِ موعودؑ کا نزول ہوا۔

قَدْ اَدْخَلَتْنَا النَّفْسُ فِی ظُلُمَاتِهَا
ہمارے نفوس تو ہمیں تاریکیوں میں دھکیل چکے تھے۔

وَ قُلُوْبُنَا کَادَتْ تَّضِلُّ بِجَهْلِهَا
قریب تھا۔ کہ ہمارے دل بوجہ جہالت بھٹک جاتے۔

وَ اَفَاضَ عَیْنَ مَعَارِفٍ فِیْ صُبْحِهٖ
صبح سے شام تک آپ کے معارف کا چشمہ جاری رہتا تھا

فِیْ صَدْرِهٖ قَبَسٌ لِّدِیْنِ حَبِیْبِهٖ
آپؑ کے قلبِ صافی میں اپنے محبوب آقا (ﷺ) کے

وَ مَضَتْ اَوَانُ شَبَابِهٖ فِیْ نَصْرِهٖ
آپؑ کا عہد شباب نصرتِ دین میں بسر ہوا۔

کَسَرَ الصَّلِیْبَ بِضَرْبِهِ الْمُتَشَدِّدِ
آپؑ نے دلائل کی ضربِ کاری سے صلیب کو پاش پاش کر دیا۔

قَدْ قَتَّلَ الْخِنْزِیْرَ سَیْفُ دَلِیْلِهٖ
آپ کی شمشیرِ دلائل نے خنزیر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

عُلَمَاءُ هُمْ وَلَّوْا وَ لٰکِنْ سَیِّدِیْ
”علماءُ هم“ نے بے رخی کا مظاہرہ کیا۔

وَ تَفَاخَرُوْا بِالْعِلْمِ لَمَّا دَعَاهُمْ
آپؑ نے علماء کو دعوتِ مقابلہ دی۔ وہ اپنے علم پر اظہارِ فخر تو کرتے رہے۔

یَا اَیُّهَا الْعُلَمَاءُ اَیْنَ عُقُوْلُکُمْ
اے علمائے کرام۔ تمہاری عقلیں کہاں گئیں

وَ تَنَمَّرَ الْاَعْدَاءُ فِیْ عُدْوَانِهٖ
دشمن آپ کی عداوت میں جب چیتا صفت بن گئے۔

قَدْ اَحْلَبَ الْاَهْلُوْنَ مِنْ حُمْقٍ عَلٰی
اپنوں نے کم عقلی سے اس مردِ میدان کے خلاف دشمنوں کی مدد کی۔

نَجَمَتْ بُذُوْرُ الْحُبِّ فِی الْاَرْجَاءِ
اور محبت کے پودے اس میں ہر جانب لہلہا رہے ہیں۔

فَاَقَامَهٗ مِنْ لَحْدِهٖ بِدُعَاءٍ
جس کی دعا سے بے شمار مردے زندہ ہو کر قبروں سے باہر آ گئے۔

ثُمَّ انْطَوٰی سِتْرُ الدُّجٰی بِضِیَاءٍ
مگر آپ کے نور سے ظلمت کا پردہ چاک ہوا۔

فَوَقَی الْقُلُوْبَ بِفَهْمِهٖ وَ ذَکَاءٍ
مگر آپ کے فہم و ذکاء نے ان کو بچا لیا۔

کَالرِّیْحِ جَادَ الْعِلْمَ عِنْدَ مَسَاءٍ
اور سخاوتِ علم کی ہوائیں چلتی تھیں۔

لَمْ یَسْتَقِرَّ الْقَلْبُ فِی الْاَحْشَاءِ
دین کے لئے غیرت و محبت کی ایک آگ بھڑک رہی تھی۔

حَتّٰی اجْتَبَاهُ وَلِیُّهٗ لِرِضَاءٍ
حتیٰ کہ آپ کے ولی یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رضا کے لئے چن لیا۔

فَعَلَا صُرَاخُ الْخَوْفِ مِنْ اَعْدَاءٍ
اور اعداء خوف سے چیخنے لگے۔

لٰکِنَّهٗ اَحْیَا الْقُرٰی بِدُعَاءٍ
اور آپ کی دعا لاتعداد بستیوں کے لئے آبِ حیات ثابت ہوئی۔

قَدْ قَسَّمَ الْاَمْوَالَ مِلْءَ رِدَاءٍ
مگر عوام الناس میں آپ نے چادریں بھر بھر کر علم کے خزانے تقسیم کئے۔

لَمْ یَحْضُرُوا الْمَیْدَانَ لِلْاِنْشَاءِ
مگر میدانِ مقابلہ میں آنے کی انہیں جرأت نہ ہوئی۔

اَفَلَنْ تُجِیْبُوْا قَطُّ صَوْتَ سَمَاءٍ
کیا تم کبھی بھی آسمانی آواز کو قبول نہ کرو گے۔

فَاِذَا بِلَیْثٍ زَائِرٍ لِّلِقَاءٍ
تو اچانک ان کے سامنے ایک دھاڑنے والا شیر کھڑا تھا۔

مَنْ م بَارَزَ الْکُفَّارَ عَنْ رُّفَقَاءٍ
جو خود ان کی طرف سے کفار کو للکار رہا تھا

وَاللّٰہِ کَانَ حُسَیْنَ اُمَّۃِ مُصْطَفٰی

بخدا وہ تو امّت مصطفیٰؐ کے حُسین تھے۔

وَاللّٰہُ اَسْعَفَ عَبْدَہٗ بِمَلَائِکَۃ

مگر رحمتِ خدا وندی نے افواجِ ملائک

اَعْظِمْ بِکَرْبِ اِمَامِنَا وَ بَلَاءٖ

آہ! ہمارے امام پر کیسے کیسے آلام و مصائب کے پہاڑ ٹوٹے۔

قَدْ اَرْسَلَ الْاَفْوَاجَ مِنْ تِلْقَاءٖ

آپ کی مدد کے لئے نازل فرمائیں۔

یَا رَبِّ فَاھْدِ الْقَوْمَ مَا فِکْرٌ لَّھُمْ

یا اللہ! اس قوم کو ہدایت عطا فرما۔

فِیْ نَصْرِ دِیْنِ مُحَمَّدٍ لِوِقَاءٖ

انہیں تو نصرتِ دین محمد ﷺ کی کچھ بھی فکر نہیں۔

یَا مُوْنِسَ الْاِسْلَامِ ھَلْ لَّکَ غَیْرَۃٌ

اے ہمدردِ اسلام! کیا تجھ میں محمد مصطفیٰ ﷺ کے

لِعُلُوِّ دِیْنِ الْمُصْطَفٰی وَلِوَاءٖ

دین اور علم کی سربلندی کے لئے ذرا بھی غیرت ہے؟

جَاءَ الْمُعَانِدُ بَاحِثًا عَنْ خُلْقِہٖ

مخالف ہمارے امامؑ کے اخلاق کی ٹوہ میں آیا۔

فَصَبَا اِلَیْہِ لِحُسْنِہٖ وَ بِھَاءٖ

اور پھر آپ کے حسن و احسان پر ہزار جان سے فریفتہ ہو گیا۔

یَا مَنْ تَمُوْتُ تَغَیُّظًا مِّنْ فَوْزِہٖ

اے نادان جو آپؑ کی کامیابیوں پر آتشِ غیظ و غضب میں جل رہا ہے۔

ذُقْ مِنْ حَلَاوَۃِ خُلْقِہٖ وَ حَیَاءٖ

ان کے خلق و حیا کی مٹھاس بھی چکھ۔

قِفْ یَا حَسُوْدَ مَسِیْحِنَا وَ اِمَامِنَا

اے حاسدِ مسیح الزمان۔ رک جا۔

مَا اَنْتَ صَاحِبَ صِدْقِہٖ وَ صَفَاءٖ

تجھ میں ان کے صدق و صفا کے مقابلہ کی تاب کہاں!

مَا اَشْجَعَ الْمَھْدِیَّ کَظْمًا غَیْظَہٗ

امام مہدی تو غصّہ پر قابو پانے میں بلا کے شجاع تھے۔

اَمَّا الْعَدُوُّ فَلَا نَظِیْرَ جَفَاءٖ

اور دشمن بھی جور و جفا میں بے مثال تھا۔

اَفَمَالَکَ الْآیَاتُ فِیْ تَرْکِ الْاِبِل

اے مخاطب! کیا اونٹوں کے ترک کئے جانے اور

فِی الْبَدْرِ ثُمَّ الشَّمْسِ اَیْ لِغِطَاءٖ

آفتاب و ماہتاب کے گرہن میں تجھے کوئی نشان نظر نہیں آتا۔

اُنْظُرْ اِلٰی فِتْیَانِہٖ وَ قِیَامِھِمْ

آپ کے نوجوان ساتھیوں کو ذرا دیکھ۔ وہ قیام

لَیْلًا وَّ مَا ھِیْ اَثْرُ غَیْرِ دُعَاءٖ

لیل کے کیسے دلدادہ تھے۔ یہ انقلاب آپ کی دعا کا اثر تھا۔

اُنْظُرْ اِلٰی اَصْحَابِہٖ وَ وِدَادِھِمْ

آپ کے اصحاب اور ان کی باہمی الفت کا مشاہدہ کر۔ وہ موتیوں کی

صَارُوْا کَاِخْوَانٍ وَّ ذَا بِاِخَاءٖ

طرح سلکِ محبت میں پروئے گئے۔ یہ اخوّت آپ ہی کا فیضانِ نظر تھا۔

اَرْوَی الْقُلُوْبَ فَتَنْتَشِیْ مِنْ حُبِّہٖ

آپؑ نے آبِ روحانی سے دلوں کو سیراب کیا۔ اور وہ آپ کی محبت

کَمْ اَلْسُنٍ تَلْتَذُّ مِنْ اِحْلَاءٖ

میں سرمست ہو گئے۔ آپ کی حلاوت سے کتنی ہی زبانیں لطف اندوز ہوئیں۔

رُوْحِیْ فِدَاکَ وَ جِسْمِیْ یَا نُوْرَ الْھُدٰی

اے نورِ ہدایت۔ میرے جسم و روح آپؑ پر قربان۔

لَا زَالَ ذِکْرُکَ فِی الْوَرٰی بِعَلَاءٖ

آپ کا ذکرِ خیر خلقِ خدا میں تا ابد بلند رہے۔

"یَا رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا بِکَرَامَۃٍ

اے ہمارے رب۔ جو میرے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے۔

یَا مَنْ یَّرٰی قَلْبِیْ وَ لُبَّ لِحَائِیْ"[1]

کرامت کے ساتھ ہمارے درمیان فیصلہ فرما۔

"یَا مَنْ اَرٰی اَبْوَابَہٗ مَفْتُوْحَۃ

اے بزرگ و برتر ہستی۔ جس کے درہائے اجابت

لِلسَّائِلِیْنَ فَلَا تَرُدَّ دُعَائِیْ"

سائلوں پر ہمیشہ کھلے ہیں۔ میری دعا قبول فرما۔

1. اَلْبَیْتَانِ الْاَخِیْرَانِ لِحَضْرَۃِ الْمَھْدِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامِ وَ قَدْ اُوْرِدَا تَضْمِیْنًا وَ تَبَرُّکًا.

نوٹ:۔ آخری دو شعر سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ہیں جو بطور تضمین و تبرّک شامل کئے ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسب ونسب

مکرم انصر رضا صاحب، مشنری

امام مہدی کے سلسلہ نسب کے بارے میں مختلف بلکہ متضاد روایات پائی جاتی ہیں جنہیں اگر ظاہر پر محمول کرلیا جائے تو پھر ان میں تطبیق کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ اسی بناء پر قدیم علماء میں ابن خلدون نے اور موجودہ زمانہ کے علماء میں تمنا عمادی صاحب نے ان روایات پر کافی جرح وتنقید کی ہے۔ بہرحال اہلسنّت اور شیعہ علماء اس بات پر متفق ہیں کہ امام مہدی سادات میں سے ہوگا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ امام مہدی کے سادات میں سے ہونے کی روایتوں کے ساتھ ساتھ اسلامی لٹریچر میں یہ روایت بھی پائی جاتی ہے کہ ظہور امام مہدی کے وقت یہ کہہ کر اس کا انکار کردیا جائے گا کہ وہ بنی فاطمہؓ یا آلِ محمدؐ میں سے نہیں ہے۔ چنانچہ بحارالانوار میں ابوجعفر اور ابوعبداللہ سے دو روایات مذکور ہیں جن کے مطابق امام مہدی سے کہا جائے گا کہ تو آلِ محمدؐ اور بنو فاطمہؓ میں سے نہیں ہے۔

☆ مہدی حسنؓ کی اولاد سے ہوگا۔

(نجم الثاقب بحوالہ امام مہدی کا ظہور از اسداللہ قریشی الکاشمیری۔ صفحہ 4)

☆ مہدی حسین کی اولاد سے ہوگا۔

(نجم الثاقب بحوالہ ایضاً۔ صفحہ 5)

☆ مہدی حضرت عمرؓ کی اولاد میں سے ہوگا۔

(تاریخ الخلفاء بحوالہ ایضاً۔ صفحہ 6)

☆ مہدی حضورؐ کے چچا عباس کی اولاد سے ہوگا۔

(کنزالعمال بحوالہ ایضاً۔ صفحہ 7)

☆ مہدی قریش کا کوئی شخص ہوگا۔

(کنزالعمال بحوالہ ایضاً۔ صفحہ 7)

☆ مہدی امّت محمدیہ کا کوئی فرد ہوگا۔

(نجم الثاقب، ابن ماجہ، حجج الکرامہ بحوالہ ایضاً۔ صفحہ 8)

یہ پیشگوئی سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس میں بتمام وکمال پوری ہوئی جب آپؑ کا یہ کہہ کر انکار کردیا گیا کہ آپؑ بنی فاطمہؓ اور آلِ محمدؐ میں سے نہیں ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نورِ الٰہی اور فیضانِ نبوت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کی مدد سے اپنے حکم وعدل کے منصب کو اعلیٰ شان سے نبھاتے ہوئے جہاں سلسلہ نسب مہدی کی مختلف روایات کی بے مثل تطبیق فرمائی وہاں فارسی الاصل ہوتے ہوئے سادات سے اپنا رشتہ اور تعلق اس طرح بیان فرمایا:

"سادات کی جڑ یہی ہے کہ وہ بنی فاطمہ ہیں۔ سو میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔ ہمارے خاندان میں یہ طریق جاری رہا ہے کہ کبھی سادات کی لڑکیاں ہمارے خاندان میں آئیں اور کبھی ہمارے خاندان کی لڑکیاں اُن کے گئیں۔"

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن، جلد18 صفحہ 50، حاشیہ در حاشیہ)

پیشگوئیوں کے عین مطابق علماء نے آپؑ کی اس دلیل کو ماننے سے انکار کردیا۔ لیکن خدا کی قدرت کے زبردست ہاتھ نے انہی علماء کے ہاتھوں سے آپؑ کی تائید میں تحریریں نکلوائیں۔ انور شاہ کشمیری صاحب علماء دیوبند میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ یہ صاحب سلسلہ احمدیہ کے اشد مخالف تھے اور مشہور مقدمہ بہاولپور میں مدعیہ کی طرف سے پیش ہوکر جماعت کی مخالفت میں بیانات دیئے۔ یہ صاحب تمام عمر خود کو سیّد لکھتے اور کہلاتے رہے جبکہ ان کے خاندانی شجرہ کے مطابق ان کا تعلق حضرت امام ابوحنیفہؒ کے خاندان سے تھا۔ ان کے معترضین نے اس بات کو خوب اچھالا اور ان کو نسب بدلنے کے طعنے دیتے رہے۔ ان کے صاحبزادے انظر شاہ مسعودی صاحب نے اپنے والد صاحب کی سوانح حیات "نقشِ دوام" لکھتے ہوئے اس الزام کی صفائی دینے کی کوشش کی ہے اور ہوا یوں ہے کہ صفائی دیتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید کر بیٹھے ہیں۔

انظر شاہ صاحب لکھتے ہیں:

"اور یہ تو بالکل حقیقت ہے کہ اس خاندان میں ابتداء سے تا راقم الحروف سادات کی لڑکیاں یا اس خاندان کی لڑکیاں سادات میں آتی جاتی رہیں۔ حضرت شاہ صاحب مرحوم کی والدہ سیّدہ تھیں۔ آپ کی اہلیہ سیّدہ تھیں۔ برادر اکبر مولانا ازہر شاہ صاحب کی موجودہ اہلیہ سیّدہ ہیں۔ خاکسار کی مرحومہ اہلیہ سادات سے تھیں میری ایک ہمشیرہ سادات ہی میں بیاہی گئیں۔ ایک برادر زادی خاندان سادات میں منسوب ہے۔ راقم الحروف کا پورا ننھیالی سلسلہ قصبہ گنگوہ کے سیّد خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ غرض یہ کہ چپ و راست میں سادات سے ایک طویل وعریض تعلق موجود ہے۔ مفسّرین ومحققین علماء نے بعض آیات کے تحت واضح طور پر لکھا ہے کہ شرف نسب حاصل کرنے کے لئے اگر ننھیال سادات سے ہو تو اس کی جانب انتساب کرتے ہوئے خود کو سیّد کہنا و لکھنا جائز ہے۔ اس لئے خانوادہ انوری کے بعض افراد اگر خود کو سیّد لکھتے ہیں یا حضرت شاہ صاحب نے اپنے نام کے ساتھ سیّد کے ضمیمہ کو حرف غلط قرار نہیں دیا تو یہ کوئی مجرمانہ اقدام نہیں تھا جس کے لئے نصف صدی کے گذرنے پر بعض ناعاقبت اندیش قلم سزا دہی کے لئے پر تول رہے ہیں۔"

(نقشِ دوام از انظر شاہ مسعودی، صفحہ 22)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں خود کو مندرجہ بالا اصول کی بناء پر، جو خود علماء ومفسّرین کو بھی مسلّم ہے، سادات میں سے قرار دیا وہاں اپنا اہل فارس میں سے ہونا بھی ثابت فرمایا اور اپنی کتاب "تریاق القلوب" میں اپنے خاندان کو خاندان مغلیہ اور خاندان سادات سے مرکب قرار دیا ہے۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد15 صفحہ 287)

اس کے ساتھ ہی اسی کتاب میں حضورؑ نے خود کو شیخ محی الدین

ابن عربیؒ کی کتاب فصوص الحکم میں مندرج پیشگوئی کے مطابق چینی الاصل موعود کا مصداق بھی قرار دیا ہے۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15 صفحہ 482-483)

پیشگوئیوں کے مطابق علماء نے حضورؑ کے ان تمام دعاوی کو غلط اور ایک دوسرے سے متضاد قرار دیتے ہوئے ردّ کر دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ خود احادیث میں حضرت امام مہدیؑ کی مختلف بلکہ متضاد خاندانی نسبتوں کا ذکر موجود ہے۔ حافظ محمد ظفر اقبال صاحب (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور) نے پروفیسر مولانا محمد یوسف خان صاحب (استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) کے افادات پر مبنی ایک کتاب ''اسلام میں امام مہدی کا تصوّر'' تالیف فرمائی ہے جس کے ناشر بیت العلوم۔ 20 نابھہ روڈ چوک پرانی انارکلی، لاہور ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سادات، فارسی النسل، مغل، ترک اور چینی ہونے کے ان دعاوی پر اعتراض اور استہزاء کرنے والے اس کتاب میں حضرت امام مہدیؑ کی مختلف خاندانی نسبتوں کے بارے میں کیا توجیہات پیش فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

''مذکورہ بالا روایات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ امام مہدیؓ حضرت فاطمہ کی اولاد سے نجیب الطرفین سید ہونگے لیکن اس پر حضرت عثمانؓ کی روایت سے اعتراض لازم آتا ہے جس میں یہ ہے کہ امام مہدیؓ حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔''

(کتاب البرہان، جلد دوم، صفحہ 591 اور مرقاۃ المفاتیح، جلد دہم، صفحہ 175)

اس کا جواب دیتے ہوئے علامہ ابن حجر ہیثمی مکی تحریر فرماتے ہیں:

ویمکن الجمع بانه لا مانع من ان یکون ذریة ﷺ و للعباس فیه ولادة من جهة ان امهاته عباسیة والحاصل ان للحسن فیه الولادة العظمی لان احادیث کونه من ذریة اکثر و للحسین فیه ولادة ایضا و للعباس فیه ولادة ایضا ولا مانع من اجتماع ولادات المتعددین فی شخص واحد من جهات مختلفه۔

(القول المختصر، صفحہ 23)

ان مختلف روایات کو اس طرح جمع کرنا ممکن ہے کہ امام مہدیؓ (اصالتاً) تو حضور ﷺ کی ذریّت میں سے ہوں گے اور (تبعاً) حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے بھی اس اعتبار سے ہوں گے کہ ان کے سلسلہ نسب میں سب سے زیادہ حضرت حسنؓ کی نسبت نمایاں ہوگی اس لئے کہ اس قسم کی روایات زیادہ ہیں اس کے بعد حضرت حسینؓ اور پھر حضرت عباسؓ کی ولادت بھی اس میں شامل ہوگی اور ایک ہی شخص میں مختلف جہات سے متعدد ولادتوں کا جمع ہونا ممکن ہے۔

علامہ ابن حجر مکیؒ کے اس جواب کو آسان لفظوں میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایک آدمی کئی آدمیوں کی اولاد ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص کے سلسلہ نسب میں اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا جو مثلاً حضرت عباسؓ کے خاندان میں سے تھی، اس کے یہاں جو اولاد ہوئی اس نے حضرت حسینؓ کے خاندان میں سے کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا پھر اس کے یہاں جو اولاد ہوئی اس نے حضرت حسنؓ کے خاندان کے ساتھ مناکحت کا تعلق کر لیا اور ظاہر ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس طرح امام مہدیؓ کے نسب کی روایات میں کوئی تعارض اور اختلاف باقی نہیں رہتا۔''

(اسلام میں امام مہدی کا تصور، صفحہ 72)

ان تمام باتوں سے جہاں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ مہدویت سچّا ثابت ہوتا ہے وہاں یہ بات بھی صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ علماء ایک طرف تو حق کو چھپاتے ہیں اور عوام الناس کو اصل ماخذ تک رسائی حاصل نہیں کرنے دیتے اور دوسری طرف وہ جن تاویلات کے ذریعے اپنے مؤقف کو ثابت کرتے ہیں انہی تاویلات کا استعمال اپنے مخالفین کے لئے ناجائز قرار دے دیتے ہیں جو کہ نہ صرف علمی بلکہ اخلاقی بددیانتی بھی ہے۔

یہ سلسلہ بیعت تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں گے۔ یہ ربّانی حکم ہے جو میں نے آج پہنچا دیا ہے۔''

(اشتہار یکم دسمبر 1888ء)

امام الزّماں کا ہے فیضان جاری

لے گا جو ٹکر نبیؐ سے ، خدا سے
لازم ہے بھٹکا ہے راہِ ہدیٰ سے
جب آئے گا مہدیؑ ، سلام اُس کو کہنا
یہی تھی ہدایت ، رسولِ خدا سے
نہیں مانتا جو اسے ، خود ہی سوچے
کیا باغی خدا سے؟ رسولِ خدا سے؟
جو مانیں خدا کے پیاروں کی باتیں
فیضیاب ہوتے ہیں اُن کی ضیا سے
امام الزماں کا ہے فیضان جاری
ملی روشنی ، احمدِ مجتبیٰؐ سے
جو ایماں ثریّا سے لایا زمیں پر
ہیں برکات حاصل اُس کی قبا سے
جو ''مُردوں'' کو زندہ کرے گا یہی ہے
شفا ہو'' معذوروں'' کو اس کی دعا سے
منزل پہ جانا ہو ، راہ بھی کٹھن ہو
ہدایت ہیں پاتے اسی راہنما سے
نہ دنیا کا لالچ ، فقط دیں کی باتیں
نظر آتے ہیں وہ بندے جُدا سے
فقط اک اشارے پہ لبّیک کہہ دیں
لگیں کیوں نہ پھر وہ بندے فدا سے
مصائب ہوں ، آلام ہوں ، رنج و غم ہوں
لگاتے ہیں لَو اپنی ، اپنے خدا سے
وہ روضۂ اطہر ، سدا سامنے ہو
ہے الفت انہیں جو حبیبِ خدا سے
یہ قرآن فرقان ہے اُن کو پیارا
ملے روشنی اُن کو اس کی ضیا سے
ہے واحد خدا پہ یقیں ان کو اتنا
ہر دم بھرے دل ہیں حمد و ثنا سے
جہاں تک ہو مطلوب ، تبلیغِ دیں ہے
یہی دُھن ہے کوکب انہیں ابتدا سے

(پروفیسر سعید احمد کوکبؔ)

عالمی امن اور اسلامی تعلیم کے دس سنہرے عالمگیر اُصول

مولانا طاہر محمود احمد صاحب

دنیا، تمام اقوام عالم کا ایک مجموعہ ہے اور تمام ہم خیال، ہم مذہب اور ہم وطن افراد کا مجموعہ ایک قوم کہلاتا ہے۔ اگر افراد میں بے چینی پیدا ہو جائے تو ساری قوم بے چین ہو جاتی ہے اور بدامنی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ علاقہ جات کی بدامنی سے ملکوں کی بد امنی شروع ہو جاتی ہے جس سے دنیا کا امن تباہ ہو جاتا ہے اور عالمگیر بے چینی کا شکار ہو جاتی ہے۔ تمام قوموں کا سکون تباہ ہو جاتا ہے۔ ایک ہولناک اضطراب پیدا ہو کر لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے مایوسی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں اہلِ دانش کے دلوں میں سب سے بڑھ کر اس بات کا فکر لاحق ہوتا ہے کہ ان حالات میں دنیا کا انجام کیا ہوگا؟ وہ امنِ عالم کے لئے بیقرار ہوتے ہیں اور ہر ذریعہ سے اس کے حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ یہی لوگ انسانیت کے ہمدرد اور دنیا کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔

موجودہ حالات

اگر آج کل دنیا پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا ایک غیر معمولی بے چینی کا شکار ہو رہی ہے۔ اسلامی ممالک میں حیرتناک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ بظاہر جمہوریت کی طرف سفر کر رہے ہیں لیکن حقیقت ان کے پیچھے کچھ اور ہے۔ افراد کے دل سکون سے عاری ہیں اور انسانی دماغ افکار و انتشار کی آماجگاہ بن رہے ہیں۔ افراد بھی غیر مطمئن ہیں، قومیں بھی بے تاب ہیں اور ممالک ہر گھڑی ہولناک خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ انسانیت تباہی کے گڑھے کے کنارے پر ہے اور خوفناک بربادی کے بادل قوموں اور ملکوں کے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ ہر ملک کے سیاست دان اور والیانِ اقتدار آنے والے خطرہ کے پیشِ نظر اپنی حفاظت کے خیال سے یا اپنے دشمنوں کی بیخ کنی کی نیت سے تباہ کن اسلحہ کی تیاری میں ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں۔ ایٹمی مہلک ایجادات کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ملکوں کی آمدنی کا بہت گراں قدر حصہ ہتھیاروں کی تیاری میں صرف ہو رہا ہے۔ بظاہر وہ یہ سب کچھ امنِ عالم کے نام پر کر رہے ہیں مگر دوربین نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ یہ طور طریقے امن قائم کرنے کے نہیں بلکہ تباہ و بربادی کے ہیں۔

مادی ترقیات نے انسان کو دنیا کے حصول کے لئے دیوانہ کر رکھا ہے۔ ہر جگہ استحصال بالجبر اور ناجائز ذرائع سے حصولِ زر کے لئے زبردست جنگ جاری ہے۔ اخلاقی اقدار کو خیر باد کہہ دیا گیا ہے اور باہمی اخوت اور للّٰہی ہمدردی ایک قصہ پارینہ ہو کر رہ گئی ہے۔

ان حالات میں افراد کے دل بھی سکون اور طمانیت سے خالی اور اضطراب و انتشار کا شکار ہیں اور قومیں بھی بہ حیثیت مجموعی امن کی نعمت سے محروم نظر آتی ہیں۔ پس آج دنیا امن کا گہوارہ کیسے بن سکتی ہے؟ اس کا جواب صرف اور صرف اسلام کی آغوش میں آ جانے سے ہی مل سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام صلح اور آشتی کا مذہب ہے اور اس کے معنی ہی محبت، صلح اور امن و سلامتی کے ہیں۔

دنیا کے جھگڑوں کے دو قسم کے موجبات

دنیا میں امن کو برباد کرنے والے جتنے نزاع پیدا ہوتے ہیں ان کے موجبات دو قسم کے ہوتے ہیں۔

اول: اعتقادی اور مذہبی موجبات

پہلی قسم میں مذہبی اختلافات اور نظریاتی تضادات شامل ہیں۔ اس قسم کے نزاع امن کو برباد کر دیتے ہیں۔ قوموں اور ملکوں میں نہ ختم ہونے والی جنگ کا آغاز کر دیتے ہیں۔

دوم: مادی اور جسمانی موجبات

دوسری قسم میں مشہور مقولہ کے مطابق زر، زن اور زمین کی وجہ سے پیدا ہونے والے اختلافات شامل ہیں۔ مادی حرص و ہوا میں انسان اندھے ہو جاتے ہیں۔ حقائق ان کی نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں ناجائز ذرائع کو استعمال کر کے وہ دوسروں کی حق تلفی کرتے ہیں اور ظلم کے نتیجہ میں تباہی اور بربادی کا باعث بن جاتے ہیں۔ یہ موجبات بھی امن کو تہ و بالا کر دیتے ہیں اور انسانوں کے سکون کو چھین لیتے ہیں اور مسلسل بے چینی پیدا کر دیتے ہیں۔

اگر غور کیا جائے تو بڑے بڑے ممالک کی موجودہ سرد جنگ نظریاتی جنگ ہے جس میں آخر تباہ کن آلات استعمال ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں اعتقادی اختلافات موجب پرخاش بن جاتے ہیں جس سے ماضی میں نہایت بھیانک اور طویل جنگیں ہو چکی ہیں اور اگر آج بھی یہ اختلاف مزید شدت اختیار کر جائیں تو دنیا کا امن برباد ہو سکتا ہے۔ اقتصادی غلبہ کا خیال، توسیع پسندانہ عزائم اور جارحانہ اقدام قوموں کے لئے بربادی کا باعث بن رہے ہیں۔ غرض دنیا کی موجودہ بے چینی کے اسباب و موجبات انہی دو قسموں پر مشتمل ہیں یا وہ اعتقادی اور نظریاتی ہیں یا مادی اور اقتصادی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان موجبات اور اسباب کا ازالہ کئے بغیر دنیا کی حالت بدل نہیں سکتی اور قلوب میں امن پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب ہم دنیا کی موجودہ بے امنی کی حالت اور اس کے موجبات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اسلام کے پیش کردہ اصولوں پر غور کریں جن سے وہ دنیا کے افراد کو امن کا پیغام دیتا ہے اور اُن کے قلوب میں سکینت اور اطمینان پیدا کرنے کی راہ بتاتا ہے۔

دس سنہرے عالمگیر اُصول

اسلام نے ہر قسم کے موجبات نزاع و بے امنی کے حل کے لئے دونوں قسم کے اُصول بیان فرمائے ہیں۔ اس نے اعتقادی اور نظریاتی طور پر بھی ہماری راہنمائی کی ہے اور مادی اور اقتصادی رنگ

میں بھی پرامن اور اعلیٰ تعلیمات پیش کی ہیں۔ میں اسلام کے پیش کر دہ اصولوں میں سے دس عالمگیر زرّیں اصول بیان کرتا ہوں۔ ان اصول پر عمل پیرا ہونے سے دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے اور انسانی قلوب اطمینان سے لبریز ہوسکتے ہیں وہ دس اصول یہ ہیں۔

1۔توحید خالق

اعتقادی اور نظریاتی طور پر اسلام نے بنیادی اصول یہ پیش فرمایا ہے کہ ساری دنیا، سارے ملکوں اور ساری کائنات کا ایک خالق ہے۔ ایک مالک ہے۔ ایک پیدا کرنے والا ہے۔ ہم سب انسان، گورے ہوں یا کالے، سب اس کے بندے ہیں اور وہ ہم سب کا اکیلا رب ہے۔ ہر انسان اپنے اعمال اور اقوال کے لئے اس کے سامنے جوابدہ ہے۔

اسلام کا یہ عقیدہ واقعاتی طور پر درست اور حقیقت ہونے کے علاوہ دنیا کے امن کے لئے بمنزلہ ایک بنیادی چٹان ہے۔ اس عقیدہ سے دل کی پاکیزگی کے علاوہ اخلاقی قدریں پیدا ہوتی ہیں۔ انسانوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے اور وہ سب اپنے خدا کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

2۔انسانی مساوات

عقیدہ توحید باری تعالیٰ امن کے قیام کے لئے دوسرے بنیادی اصل کی اساس بھی ہے۔ مراد اس سے انسانوں کی باہمی مساوات ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے۔ وہ سب کا خالق ہے اور سب انسان یکساں طور پر برابر اس کے بندے ہیں۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے مشرق و مغرب یا گورے کالے کا کوئی امتیاز نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔

(الحجرات 14:49)

ترجمہ: کہ سب لوگ ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں۔ گروہ اور قبیلے صرف باہمی تعارف کا ذریعہ ہیں نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم۔ انسانوں میں سے اللہ کے ہاں زیادہ باعزت وہی ہے جو زیادہ نیکوکار اور تقویٰ شعار ہے۔

جب سب لوگ برابر ہیں تو انسانوں کو اعلیٰ و ادنیٰ قرار دے کر دنیا میں بدامنی کی لہر پیدا کرنا خطرناک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ کہ کوئی قوم اپنے آپ کو دوسری قوم سے بہتر اور اعلیٰ ٹھہرا کر دوسروں کی تحقیر نہ کرے کیونکہ مستقبل کی جدوجہد سے ہی پتہ لگے گا کہ بنی نوع انسان کے لئے کس کا وجود زیادہ مفید اور فائدہ مند ہے۔

اسلام کے ظہور کے وقت قوموں میں عداوتیں موجود تھیں۔ اچھوت اور برہمن کی تمیز کار فرما تھی۔ غلام اور آقاء کی تفریق نے انسانوں کے حصے بخرے کر دیئے تھے۔ قرآن مجید نے فرمایا۔

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى۔ (المائدۃ 9:5)

دیکھو کسی قوم کی پرانی دشمنی تمہیں آج اللہ تعالیٰ کے اس اصل کو ماننے سے نہ روکے کہ سب قومیں برابر ہیں۔ تمہیں بہر حال اس نظریہ کو اپنانا چاہئے۔ اسی سے امن قائم ہوگا۔ اسی سے انصاف کی بنیاد رکھی جائے گی۔ یہی تقویٰ کی راہ ہے۔

3۔ انبیاء کرام کا احترام

اسلام نے بشری مساوات کی عملی اور اعتقادی ساری صورتوں کو اختیار کیا ہے۔ نماز میں سب مومن برابر ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

اسلامی قضاء کے سامنے سب برابر ہیں۔ شہری حقوق میں اسلامی نقطہ نگاہ سے کافر اور مومن یکساں ہیں۔ اسلام کے اس مساوات کے نظریہ کا لازمی نتیجہ تھا کہ اسلام یہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ خدا جو رب العالمین ہے اسرائیلیوں یا اسماعیلیوں ہی کا خدا نہیں بلکہ سب جہانوں کا رب ہے۔ جس طرح اس نے سب انسانوں کے اجسام کی بقاء اور حفاظت کے لئے غذا مہیا کی، اسی طرح ضروری تھا کہ وہ سب انسانوں کی ارواح کی بقاء اور نشوونما کے لئے ہر قوم کی ہدایت کا سامان بھی کرتا۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ کہ خدا کی طرف سے ہر قوم میں نبی اور رسول گزرے ہیں۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔ ہر قوم کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہادی اور راہنما بھیجے ہیں۔ یہ عقیدہ ایک واضح صداقت اور عالمگیر قانون کے مطابق ہے۔ علاوہ ازیں اس سے امنِ عالم کی نہایت مستحکم بنیاد رکھی جاتی ہے۔ ہر مذہب کے پیرو اپنے اپنے پیشواء کی عزت واحترام کے قیام کے لئے فدا ہونے کے لئے تیار ہیں۔ مگر باقی اہل مذاہب تو صرف اپنے اپنے مذہب اپنی اپنی قوم کے نبیوں اور رشیوں پر ایمان لاتے ہیں۔

دوسرے ملکوں اور قوموں کے نبیوں پر ان کے ہاں ایمان لانے کے لئے کوئی تاکید نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف مذاہب کے بعض غلط کار پیرو دوسرے مذاہب کے مقدسوں کی بے حرمتی کا ارتکاب کر کے امن کو برباد کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اسلام نے کہا ہے کہ دوسروں کی دلآزاری نہ کرو بلکہ اس نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ مشرق و مغرب کے سب رشیوں اور نبیوں کو خدا کا برگزیدہ تسلیم کریں۔ وہ گورے اور کالے سب انسانوں کے پیشواؤں کو اپنا نبی اور رسول یقین کرتے ہیں کیونکہ خدائے رب العلمین نے نیک فطرت لوگوں کے لئے مختلف قوموں، مختلف ملکوں اور مختلف زمانوں میں حق وصداقت اور رشد و ہدایت کی نورانی مشعلیں جلا رکھی ہیں۔

4۔اخلاقی لائحہ عمل

زمین، زر اور زن کے باعث جو تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام نے ان کے حل کے لئے بڑے جامع اصول مقرر فرمائے ہیں۔

قرآن مجید نے خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا کہہ کر کائنات کی ساری نعمتوں کو ساری انسانیت کے لئے عام قرار دیا اور سب لوگوں کو زمین کی مادی نعمتوں سے متمتع ہونے کا حق دیا ہے۔ سرمایہ داری کی اسلام نے مذمت کی ہے فرماتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التوبۃ 34:9)

کہ جو لوگ اپنے جمع کردہ سونے اور چاندی پر سانپ کی طرح بیٹھے رہتے ہیں اور بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے انہیں خرچ نہیں کرتے ہیں وہ بڑے ظالم ہیں وہ خدا کی ناراضگی کو حاصل کریں گے۔

اسلامی قانون کے مطابق ہر شخص کے لئے ضروریات زندگی کا مہیا ہونا لازمی ہے۔ کسی شخص کو ان سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ سورۃ طٰہٰ میں وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَى (طٰہٰ 120:20) میں اسی طرف اشارہ ہے۔ احادیث میں بھی اس کی تصریح ہے۔

اسلام نے قدرتی ذرائع سے سب کے لئے استفادہ کا یکساں حق دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی انسانوں کی استعدادوں کے منصّہ شہود پر لانے کے لئے اور اپنی کاہلی اور تعطل سے بچانے کے لئے اور ان کی اخلاقی ترقی کے لئے ان میں سے ہر ایک کی ملکیت کے حق کو تسلیم کیا ہے۔

اگر آپ اسلام کے اس ترقی بخش اور عافیت خیز قانون کی تفصیلات پر غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سرمایہ داری اور بالشوازم ایسی دو انتہائیں ہیں جن سے انسانوں میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ ہاں اسلامی نظریہ اقتصادیات درمیانی کامیاب راہ ہے۔

اسلام، سرمایہ دارانہ نظام Capitalism کے خلاف ہے۔ اس نے اس کو ختم کرنے کے لئے تفصیلی احکام جاری فرمائے ہیں۔ مجملاً عرض ہے کہ اس نے

1۔ ورثہ کو جاری فرمایا۔

2۔ سُود کو حرام ٹھہرایا۔
3۔ تعاونی قرض کی تلقین کی۔
4۔ تجارت کی ترغیب دی۔
5۔ صدقہ وخیرات اور کفارات مقرر فرمائے۔

دوسری طرف اسلام نے ہر انسان کو محنت کر کے کھانے کا حکم دیا۔ بھیک مانگنے کو ایک لعنت قرار دیا۔ بیکاری کو شیطانی کام ٹھہرایا۔

اگر ہر انسان اپنے کام میں منہمک ہو اور ان پاکیزہ نظریات کا قائل ہو تو دنیا میں امن واطمینانیت کا دَور دورہ ہو سکتا ہے اور فساد اور بے امنی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اخلاقی تعلیمات میں قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (النور 31:24) ایک بہترین تجویز ہے جس سے امن کے قیام میں مدد ملتی ہے۔ اس ضمن میں بھی مکمل ضابطہ موجود ہے۔

6۔ جمہوری نظام

اسلام نے امن کی بنیاد رکھی ہے۔ حکومت کو ایک امانت قرار دیا ہے اور فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا (النساء 59:4)

اے انتخاب کرنے والو! یہ حکومت اور اقتدار کی امانت اپنے ووٹ کے ذریعے اُن لوگوں کے سپرد کرو جو واقعی اس کے اہل ہوں اور پھر آیت کے اگلے حصہ میں منتخب ہونے والے نمائندوں سے فرماتا ہے۔

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (النساء 59:4)

کہ جب تم اقتدار حاصل کرلو تو عدل وانصاف سے کام لو۔ کسی کی جنبہ داری نہ کرو۔

حکومت کے جملہ معاملات کو طے کرنے کے لئے اسلام نے اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (شوریٰ 42: 39) کا ارشاد فرمایا ہے کہ سب معاملات مشورہ سے طے ہونے چاہئیں۔

اسلام استبدادیت کا سخت مخالف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔ تو اس پر داروغہ نہیں۔ ان پر ان کی طوعی اطاعت کے بغیر ظالمانہ حکمرانی کرنے والا نہیں۔

ظاہر ہے کہ دنیا کے لئے جمہوری نظام ہی امن عالم کا ذریعہ ہے اگر آج بھی دنیا کے لوگ اسلام کی ہدایت کے مطابق صحیح اسلامی جمہوری نظام کو اپنالیں تو دنیا میں امن قائم ہو جاتا ہے۔

7۔ عالمگیر بااختیار مصالحتی بورڈ

اسلام نے صلح اور محبت کی تلقین فرمائی ہے۔ افراد اور قوموں کو باہمی امن سے رہنے کی ہدایت کی ہے۔ ظلم اور بے انصافی سے روکا ہے اور یہاں تک فرمایا۔

وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔ (الحجرات 10:49)

اگر مومنوں میں دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسرے کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

یہ اصول ہی دراصل لیگ آف نیشنز اور اب جمعیت اقوام متحدہ کے لئے بنیادی ہدایت ہے مگر افسوس، قرآن مجید کے اس اصل میں غیر جانبداری اور عدل کی جو لازمی شرط ہے وہ دوسرے نظاموں میں موجود نہ ہونے کے باعث انہیں امن عالم کے قائم کرنے میں ناکام بنا رہی ہے۔ اے کاش! مغربی قومیں اور اپنی جمعیتوں میں اَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ کے حکم پر عمل پیرا ہوں۔

8۔ حقوق وذمہ داریوں کا مکمل ضابطہ اور اسوہ حسنہ

امن دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اخلاق پر اس کی بنیاد ہے۔ اس لئے اسلام نے روحانیت اور اخلاق کے لئے اعلیٰ لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ انسانی حقوق کی پوری تفصیل پیش کر دی ہے۔ گھر کے افراد میاں بیوی سے لے کر ملکی سلطنت تک، اور ایک ملک کی سلطنت سے لے کر عالمگیر حکومت تک کے متعلق ایسے تفصیلی احکام دیئے ہیں جن سے ہر شخص کو اپنے حقوق اور اپنی ذمہ داریوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ فساد کی بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ اپنے حقوق تو لینا چاہتے ہیں مگر اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ لیکن اسلامی ہدایات کی روشنی میں یہ صورت پیدا نہ ہوگی۔ بلکہ ہر شخص، ہر قوم اور ہر ملک اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے گا اور اپنے واجبات کو ادا کرے گا۔ اپنے حقوق کو حاصل کرنے کا کام کرنے والے کو اجرت ملے گی اور مالک کو اس کا حق مل جائے گا۔ چونکہ فساد کی ایک بڑی وجہ مکمل اور منصفانہ ضابطہ نہ ہونا ہے اور اسلام نے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اس لئے اسلام ہی دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی جامعیت ہے علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور اسوۂ حسنہ پیش کر کے عملی تصویر بھی دکھادی ہے۔

9۔ مذہبی آزادی اور دلیل پر بنیاد

جبر واکراہ سے دنیا اور مذہب میں فساد برپا ہوتا ہے۔ اسلام نے مذہبی جبر کو اتنا ناپسند فرمایا اور اسے امن عالم کے لئے اتنا مضر ٹھہرایا ہے کہ اسلام نے سب سے پہلے آزادیٔ مذہب کے مخالفین کی چیرہ دستیوں کے خلاف محاذ قائم کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرتِ مدینہ کے بعد سب سے پہلا اہم کام یہ فرمایا کہ ایک میثاق کے ذریعہ مدینہ کے یہود، مشرکین اور مسلمانوں کو باہم آزادی سے رہنے کا پابند بنایا۔ ہر گروہ کو اپنے مذہب کی آزادی تھی۔ صرف دلیل اور برہان کے ذریعہ ایک دوسرے کو تبلیغ کی جا سکتی تھی۔ میثاقِ مدینہ کی روح سے اہل شہر مذہبی آزادی کے علمبردار تھے اور تشدد اور زبردستی کے خلاف متفق تھے۔

اسی لئے یہ شرط بھی تھی کہ اگر باہر سے شہر پر کوئی حملہ آور ہو تو سب مل کر دفاع کریں گے۔ البتہ اگر کسی خاص گروہ کے مخالفین حملہ کریں۔ تو اس گروہ کے افراد اپنا دفاع کریں گے باقی اہل مذاہب امن اور صلح سے شہر کی اندرونی حفاظت میں پورے شریک ہوں گے۔

جب قریش مکہ نے جو جبر کے حامی تھے مظلوم مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے مدینہ پر حملہ کیا تو اسلام نے ان ظالموں کے خلاف دفاعی جنگ کا اعلان فرمایا۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ (الحج 22 : 40)

کہ آج مظلوم مسلمانوں کو جن سے خواہ مخواہ جنگ کی جا رہی ہے، ہم اجازت دیتے ہیں کہ وہ بھی اپنا دفاع کریں یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد ونصرت پر قادر ہے۔

گویا اسلامی جنگوں کی بنیاد کفار کے جبر وتشدد کے دفاع کے لئے ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرة 257:2)

دین کے معاملہ میں جبر ہرگز روا نہیں۔ ہدایت گمراہی سے بالکل واضح ہو چکی ہے۔ مذہب کی بنیاد دلیل اور برہان پر ہے۔

اگر اسلام کے اس اصل کو تسلیم کرلیا جائے اور ہر ملک کے باشندوں کو مذہبی آزادی کے ساتھ ساتھ حق خوداختیاری بھی حاصل ہو تو یقیناً دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور نہایت اچھی فضاء میں باہمی سمجھوتے ہو سکتے ہیں۔

9۔ معاہدات کی پابندی

جب قومیں مختلف ہیں اور حکومتوں کی پالیسی الگ الگ ہے تو

ظاہر ہے کہ دنیا کا امن قوموں اور حکومتوں کے باہمی معاہدات پر موقوف ہوگا۔ لیکن اگر معاہدات کو محض کاغذ کا پرزہ قرار دے دیا جائے تو پھر امن کا قیام خیال باطل ہے۔

اسلام نے حکم دیا ہے کہ ہمیشہ صاف گوئی اور سچائی سے کام لیا جائے۔ اپنی گواہی اور اپنے بیان اور اپنے معاہدات میں قولِ سدید کو اختیار کیا جائے۔ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا کا حکم دیا گیا ہے اور سچی گواہی کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ خواہ اس سچی گواہی کا نقصان تم کو یا تمہارے اعزہ واقرباء یا تمہارے ماں باپ کو بھی پہنچے تمہارے لئے بہرحال سچ بولنا ضروری ہے جھوٹ یا جھوٹ سے ملوث ڈپلومیسی اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ (النساء 136:4)

ایک طرف صاف گوئی اور صداقت شعاری کی یہ تلقین کی ہے تو دوسری طرف اسلام نے معاہدات کی پابندی پر ایسا انتہائی زور دیا ہے کہ اس کی مثال تلاش کرنا بیکار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل 35:17)

کہ معاہدات کی پوری پابندی کرو کیونکہ عہد کے بارے میں تم سے بازپرس ہوگی۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید کی ایک آیت خاص توجہ کے قابل ہے فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ (الانفال 173:8)

جو لوگ مرکز اسلام سے باہر ایمان لاتے ہیں لیکن ہجرت نہیں کرتے۔ تمہاری ان سے دوستی اسی وقت ہوگی جب وہ ہجرت اختیار کریں گے۔ ہاں اگر ایسے مسلمان دین کی وجہ سے مظلوم ہونے پر تم سے مدد طلب کریں تو ان کی مدد ضرور کی جائے لیکن اگر ان مسلمانوں پر ظلم کرنے والی کافر قوم ایسی ہے جس سے تمہارا معاہدہ ہے تو تم ان کافروں کے خلاف اپنے بھائیوں کی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے معاہدہ شکنی لازم آتی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدات کی پابندی کا جو بے مثال نمونہ پیش فرمایا ہے وہ تاریخ کا زرّیں ورق ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپؐ نے وہ تمام شرائط منظور کر لیں جو عام مسلمانوں کی نظر میں شکست سے مترادف تھیں۔ آپؐ کی غرض یہ تھی کہ امن قائم ہو جائے اور لوگوں کی زندگیاں محفوظ ہو جائیں۔

ان شرائط میں ایک یہ شرط تھی کہ جب قریش کا کوئی آدمی مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے گا آپؐ اُسے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ عجیب ماجرا ہوا کہ جب شرائط لکھی جا رہی تھیں اور ابھی دستخط ہونے باقی تھے ایک نوجوان زنجیروں سے جکڑا ہوا کسی طرح مکہ سے رہائی پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا اور یہ قریش کے ایلچی سہیل کا بیٹا ابوجندل تھا جسے مسلمان ہو جانے کی پاداش میں جکڑ دیا گیا تھا۔ اس نے مجسم درخواست رحم بن کر کہا کہ مجھے یہاں رکھا جائے اور مکہ واپس نہ کیا جائے۔ اس کی حالت دیکھ کر ڈیڑھ ہزار مسلمانوں کے جذبات اُبھر آئے اور بعض نے کہا کہ ابھی معاہدہ پر دستخط نہیں ہوئے اس لئے ابوجندل کو روک لیا جائے مگر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ کیا کہ معاہدہ کے مطابق ابوجندل واپس جائے چنانچہ وہ آخر کار واپس چلے گئے۔

معاہدہ کی پابندی کی یہ ایک نہایت شاندار مثال ہے۔ آج اگر دنیا کے بڑے بڑے ملکوں کے سربراہ معاہدات کی پابندی صحیح معنوں میں کریں تو دنیا کے امن کے لئے کوئی خطرہ نہ ہو مگر حالت یہ ہے کہ ہر قوم کا سربراہ دوسری قوم کے سربراہ کو اپنے امن پسند ہونے کا یقین بھی دلا رہا ہے مگر ساتھ ہی اسلحہ اور ایٹمی ایجادات کے اضافہ کی دوڑ میں دوسروں سے سبقت بھی لے جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ کسی قوم کو دوسری قوم پر اعتماد نہیں ہے۔ ہر ملک یہ سمجھتا ہے کہ نہ معلوم دوسرا ملک کب حملہ کر دے۔ پس معاہدات کی حقیقی پابندی عالمی امن کے قیام کے لئے ناگزیر ہے۔

10۔ آخرت پر یقین

ساری خرابی کی جڑ یہ ہے کہ افراد اور قومیں آخرت پر یقین نہیں رکھتیں۔ اسی دنیا کو اپنا آخری مقصد سمجھتی ہیں۔ اس لئے ظالمانہ طریقوں سے اپنی مادی زندگی کو بہتر بنانے میں کوشاں رہتی ہیں اور ناجائز ذرائع سے دوسروں کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتی ہیں۔

قرآن مجید نے اس دنیا کی اہمیت کو ضرور قائم کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد ایک دائمی زندگی ہے۔ آخرت کی زندگی یقینی ہے جہاں پر ظالم کو پوری سزا دی جائے گی اور ہر مظلوم کو اس کا پورا پورا حق ملے گا اور دائمی راحت نصیب ہوگی۔ اس یقین سے اخلاق بھی سدھر جائیں گے۔ دلوں میں امن واطمینان بھی پیدا ہوگا اور انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ سمجھے گا۔ پھر نہ ظلم ہوگا نہ امن برباد ہوگا۔ دل بھی مطمئن ہوں گے اور ظاہری طور پر بھی امن کا دَور دورہ ہوگا۔

قرآن مجید نے اسی لئے فرمایا ہے کہ خدا اور آخرت پر سچا ایمان اور اس کے مطابق عمل صالح دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرۃ 63:2)

سارے مذاہب کے پیروکار اگر حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لے آئیں تو وہ خوف و حزن سے نجات پا جائیں گے۔ اس آیت میں اخروی نجات کا بھی ذکر ہے اور جملہ ایمانیات پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر آیت کا ایک عمومی مطلب یہ بھی ہے کہ دنیوی خوف اور حزن اسی صورت میں دور ہو سکتے ہیں اور اصلی امن تبھی قائم ہو سکتا ہے جب سب لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لے آئیں اور آخرت کی زندگی کے متعلق ان کو یقین ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ دنیا کے لئے رحمت کے فرشتے اور امن کے پیغامبر ہوں گے اور ان کے وجود سے دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔

امن عالم کے متعلق اسلام کے بیان کردہ مذکورہ بالا دس اصول ہیں اور بھی تفصیلات ہیں۔ آج اگر دنیا ان اصولوں کو اپنا لے تو ہر جگہ امن ہو سکتا ہے۔

کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کر سکتا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

... اگر یہ کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے تو خود یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ اور اگر خدا کی طرف سے ہے تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے محض قلیل جماعت خیال کر کے تحقیر کے درپے رہنا طریق تقویٰ کے برخلاف ہے۔ یہی تو وقت ہے کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھلائیں۔ ورنہ جب یہ احمدی فرقہ دنیا میں چند کروڑ انسانوں میں پھیل جائے گا اور ہر ایک طبقہ سے انسان اور بعض ملوک بھی اس میں داخل ہو جائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے تو اس زمانہ میں تو یہ کینہ اور بغض خود بخود لوگوں کے دلوں سے دور ہو جائے گا۔ لیکن اس وقت کی مخالفت اور مدارات خدا کے لئے نہیں ہوگی اور اس وقت مخالف علماء کا نرمی اختیار کرنا تقویٰ کی وجہ سے نہیں سمجھا جائے گا۔ تقویٰ دکھلانے کا آج ہی دن ہے۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 398)

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی چند مساعی کا تذکرہ

مرتبہ. نجیب اللہ ایاز، متعلم درجہ اولیٰ

گرمیوں کی تعطیلات اور وقفِ عارضی

مؤرخہ 25 جولائی 2012ء سے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں موسم گرما کی تعطیلات کا آغاز ہوا۔ دوران تعطیلات ذاتی سیر و تفریح کے پروگراموں کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے طلباء کینیڈا اور امریکہ کی مختلف جماعتوں میں وقفِ عارضی کے لئے تشریف لے گئے جن میں نوواسکوشیا، رجائنا، ڈرہم، نیو یارک، نیو جرسی، کیلیفورنیا وغیرہ کی جماعتیں شامل ہیں۔ وقفِ عارضی کے دوران طلباء نے خطبات جمعہ، امامتِ صلوٰۃ درس قرآن کریم، حدیث اور تربیتی امور پر تقاریر جیسے فرائض سرانجام دیئے۔ نیز علمی و تربیتی مساعی میں مصروف رہے۔

نیو یارک اور نیو جرسی میں جماعتِ احمدیہ امریکہ کے تحت منعقد ہونے والے 2 تربیتی کیمپس میں کل 12 طلباء نے شرکت کی۔ 21 اگست 2012ء سے نیو جرسی میں شروع ہونے والے دس روزہ 'جامعہ احمدیہ اورینٹیشن (orientation) کیمپ' میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء نے کیمپ میں شامل واقفین نو بچوں کو جامعہ احمدیہ کے ماحول اور طرز زندگی سے متعارف کروانے کے لئے مختلف پروگرام تشکیل دیئے۔ ان پروگرامز میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی طرز پر تدریس اور دیگر سرگرمیوں کے ذریعہ عملی تعارف کروایا گیا۔ اس کیمپ کے دوران طلباء جامعہ احمدیہ نے کیمپ میں شامل واقفین نو کے لئے ترجمۃ القرآن، حدیث اور اردو زبان کی کلاسوں کا اہتمام کیا نیز علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کروائے۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی نئی عمارت

مؤرخہ 11 جولائی 2012ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام کے قریب تعمیر ہونے والی نئی عمارت "ایوان طاہر" کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اس عمارت میں جماعتی دفاتر اور سپورٹس کی سہولیات کے ساتھ ساتھ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے ایک مخصوص حصہ بھی ہے۔ نیز از راہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کے لئے مخصوص عمارت کا بھی معائنہ فرمایا۔

گرمیوں کی تعطیلات کے دوران ہی جامعہ احمدیہ کینیڈا مس ساگا سے نئی تعمیر شدہ عمارت ایوان طاہر میں منتقل ہوگیا۔ مورخہ 4 ستمبر 2012ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کے نئے تعلیمی سال کا آغاز نو تعمیر شدہ عمارت ایوان طاہر میں ہوا۔ اس تاریخی موقع پر صبح اسمبلی کے بعد مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ الحمدللہ صد الحمدللہ آج جامعہ احمدیہ کے نئے سال کا آغاز نئی عمارت میں ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس نعمت سے نوازا ہے پرانی عمارت میں ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ مشکلات دور فرماتے ہوئے ہمارے لئے یہ بہترین انتظام فرما دیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اس عمارت کی املاک کی حفاظت کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ آپ نے پرانی عمارت سے نئی عمارت میں منتقلی کے لئے کام کرنے والے طلباء اور اساتذہ و کارکنان کا شکریہ بھی ادا کیا۔ بالخصوص مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم حماد احمد صاحب اور مکرم قیصر سلیم صاحب کی انتھک محنتوں کا ذکر کر کے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ بعد از اں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے نئے سال کے آغاز اور نئی عمارت میں منتقلی کے سلسلہ میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم و محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی ہم کوئی عمارت بناتے ہیں تو کچھ عرصہ کے بعد وہ چھوٹی پڑ جاتی ہے اور ہماری ضروریات دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ 'ووسّع مکانک' یعنی اور اپنے مکان کو وسیع کر جس میں یہ اشارہ تھا کہ ابھی اور لوگ آئیں گے اور ضروریات بڑھتی جائیں گی لیکن اللہ تعالیٰ جہاں ضروریات بڑھاتا ہے وہاں وسائل بھی پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اس عمارت کو بہت مبارک کرے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب کی دعا سے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

میس کمیٹی اور اسپورٹس کمیٹی کا انتخاب

جامعہ احمدیہ اور ہوسٹل میں سپورٹس اور طعام وغیرہ کے بارہ میں روزمرہ کے انتظامی امور کی انجام دہی کے لیے میس کمیٹی اور سپورٹس کمیٹی قائم ہے۔ ان ہر دو کمیٹیوں کے ممبران ہر سال منتخب کئے جاتے ہیں۔ مورخہ 17 ستمبر 2012ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کی میس کمیٹی اور اسپورٹس کمیٹی کا انتخاب عمل میں آیا۔ انتخاب کی صدارت مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ آپ نے گزشتہ سال خدمت کرنے والے طلباء کا شکریہ ادا کیا۔ ان انتخابات میں منتخب ہونے والے طلباء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

انچارج میس کمیٹی:	لقمان احمد گوندل، متعلم درجہ ثالثہ
معاون:	فہد احمد پیرزادہ، متعلم درجہ ممہدہ
معاون:	فرہاد احمد رانا، متعلم درجہ اولیٰ

معاون: مصور احمد، متعلم درجہ ثانیہ

معاون: خواجہ باسط احمد، متعلم درجہ ثالثہ

معاون: لقمان رانا، متعلم درجہ رابعہ

معاون: شاہ رخ رضوان عابد، متعلم درجہ خامسہ

انچارج اسپورٹس کمیٹی: عدنان حیدر، متعلم درجہ خامسہ

باسکٹ بال انچارج: قاصد وڑائچ، متعلم درجہ ثانیہ

والی بال انچارج: اظہر احمد گورایہ، متعلم درجہ خامسہ

ٹیبل ٹینس انچارج: فرہاد احمد غفار، متعلم درجہ ثالثہ

سپینش اور فرانسیسی زبان کی کلاسز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا کو اردو، انگریزی اور عربی کے علاوہ ایک زائد زبان سکھانے کے لئے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں سپینش اور فرانسیسی زبان سکھانے کے لئے کلاسز شروع کی گئیں۔ سپینش سکھانے کے لئے مکرم محبوب الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کو جب کہ فرانسیسی کے لئے مکرم عبد الحمید عبدالرحمٰن صاحب کو مقرر کیا گیا۔ اس سلسلہ کی پہلی سپینش کلاس مؤرخہ 24 ستمبر 2012ء کو، جب کہ فرنچ کلاس مؤرخہ 29 ستمبر 2012ء منعقد ہوئی۔ ہفتہ میں دو دن یہ کلاسز منعقد ہوں گی۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد

مؤرخہ 27 ستمبر 2012ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں جلسہ سیرت النبی کا انعقاد ہوا جس کی صدارت مکرم ومحترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو وحید احمد صاحب، متعلم درجہ ثالثہ نے کی جس کے بعد زاہد سردار خان صاحب، متعلم درجہ ثالثہ نے نعت پڑھی۔ پہلی تقریر محمد صالح صاحب، متعلم درجہ رابعہ نے انگریزی زبان میں کی جس کا عنوان ''حضرت محمد ﷺ کا غیر مسلموں سے حسنِ سلوک'' تھا۔ دوسری تقریر ملک فرہاد غفار صاحب متعلم درجہ ثالثہ نے اردو زبان میں ''آنحضرت ﷺ بطور رحمت العالمین'' کے موضوع پر کی۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے ''آنحضرت ﷺ بحیثیت محسن انسانیت'' کے موضوع پر کی۔ بعد ازاں مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اختتامی کلمات میں طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول ﷺ کے احکامات کی پیروی کرتے ہوئے ان کی منشاء کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔ ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اس عظیم مقصد کو جس کی خاطر محمد عربی ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تھے پورا کرنے والے ہوں۔ دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

الجمعیة العلمیه کا قیام

جامعہ احمدیہ کینیڈا میں علمی، ادبی اور تحقیقی سرگرمیوں کے لئے الجمعیة العلمیه کا قیام عمل میں آیا۔ مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا کو رئیس الجمعیة (صدر) مقرر کیا گیا۔ اس سلسلہ میں دیگر عہدیداران کا انتخاب 10 اکتوبر 2012ء کو منعقد ہوا۔ انتخاب کی کاروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے الجمعیة العلمیه الجمعیة العلمیه کے قیام کا مقصد اور لائحہ عمل پڑھ کر سنایا۔ آپ نے بتایا کہ جامعہ میں قائم مجلس علمی اور مجلس ارشاد کی طرف سے تشکیل کردہ جامعہ احمدیہ کینیڈا میں ہونے والے تمام سیمینار، دورانِ سال منعقد ہونے والے علمی مقابلہ جات، مختلف سکالرز کے لیکچرز، طلباء جامعہ احمدیہ کے علمی اور ادبی ذوق کی نشونما کے لئے مختلف پروگراموں کا انعقاد کرنا، نیز جامعہ احمدیہ کی مساعی کی ماہانہ رپورٹ تیار کروانا وغیرہ تمام کاموں کی ذمہ داری الجمعیة العلمیه کی ہوگی۔ جامعہ احمدیہ کی پہلی منتخب الجمعیة العلمیه حسبِ ذیل ہے۔

نائب الرئیس: عبدالنور عابد، متعلم درجہ خامسہ

سیکرٹری سیمینارز: سرجیل احمد، متعلم درجہ ثالثہ

سیکرٹری علمی مقابلہ جات: اظہر احمد گورایہ، متعلم درجہ خامسہ

سیکرٹری مجلس ارشاد: رضا احمد شاہ، متعلم درجہ خامسہ

سیکرٹری تحریر: خواجہ فہد احمد، متعلم درجہ خامسہ

جلسہ بین المذاہب

جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیرِ انتظام مورخہ 13 اکتوبر 2012ء کو واٹرلُو یونیورسٹی میں بین المذاہب کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہر سال کی طرح امسال بھی جامعہ کے تمام طلباء نے شرکت کی۔ کانفرنس کے لئے جامعہ احمدیہ کے طلباء کا قافلہ دعا کے بعد ساڑھے آٹھ بجے پیس ویلج سے روانہ ہوا۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت کے بعد قافلہ واٹرلُو یونیورسٹی پہنچ گیا۔ رجسٹریشن کے بعد گیارہ بجے افتتاحی تقریب ہوئی جس کا آغاز تمام مذاہب کی مقدس کتابوں کی تلاوت سے ہوا جس میں قرآن کریم کی تلاوت اور اسکا انگریزی ترجمہ جامعہ احمدیہ کے طلباء نے پیش کیا۔ اس کانفرنس کے لئے جامعہ احمدیہ کے طلباء پر مشتمل ایک ٹیم نے رجسٹریشن اور کانفرنس پر مدعو مہمانوں کی خدمت کے فرائض سرانجام دیئے۔ شام چھ بجے اس کانفرنس کا اختتام ہوا جس کے بعد ساڑھے چھ بجے قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہوا۔

تبلیغی دورہ

کانفرنس کے اگلے روز مورخہ 14 اکتوبر 2012ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا نے یوم تبلیغ منایا جس میں کینیڈا کی تمام جماعتوں نے شرکت کی۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء نے بھی اس پروگرام میں بھرپور حصہ لیا۔ چنانچہ طلباء کا قافلہ صبح دس بجے پیس ویلج سے Bracebridge کے لئے روانہ ہوا۔ Bracebridge مسکوکا ڈسٹرکٹ میں واقع ایک قصبہ ہے جس کی آبادی تقریباً سولہ ہزار ہے۔ قریباً دو گھنٹے کی مسافت کے بعد قافلہ Bracebridge پہنچا۔ روانگی سے قبل طلباء کی ٹیمیں بنا دی گئیں تھیں اور وہاں پہنچتے ہی ہر ٹیم کو مختلف پمفلٹ اور چھوٹے کتابچے دے دیئے گئے۔ ٹیموں نے سپرد کردہ گھروں میں پمفلٹ تقسیم کئے اور اپنے مقررہ علاقہ میں پیغام حق پہنچانے کے بعد شام 7 بجے قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہوا۔

مقابلہ تقریر فی البدیہہ

مؤرخہ 22 اکتوبر 2012ء کو اردو اور انگریزی زبان میں اور مورخہ 3 نومبر 2012ء کو عربی زبان میں فی البدیہہ تقاریر کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مقابلوں میں ہر ٹیوٹوریل گروپ سے دو دو طلباء نے

حصہ لیا۔ ان مقابلہ جات میں درج ذیل تفصیل کے مطابق طلباء نے پوزیشنز حاصل کیں۔

مقابلہ تقریر فی البدیہہ (اردو)

اول: باسل رضابٹ، متعلم درجہ اولیٰ، رفاقت گروپ

دوم: نجیب اللہ ایاز، متعلم درجہ اولیٰ، رفاقت گروپ

سوم: حماد احمد مبین، متعلم درجہ خامسہ، صداقت گروپ

مقابلہ تقریر فی البدیہہ (انگریزی)

اول: خواجہ حسن احمد، متعلم درجہ رابعہ، دیانت گروپ

دوم: صباحت علی راجپوت، متعلم درجہ اولیٰ، رفاقت گروپ

سوم: سرمد نوید احمد متعلم درجہ ممہدہ، رفاقت گروپ

مقابلہ تقریر فی البدیہہ (عربی)

اول: غیاث بیک عشر علی، متعلم درجہ اولیٰ، شجاعت گروپ

دوم: مصلح الدین شنبور، متعلم درجہ ثانیہ، امانت گروپ

سوم: رضا احمد شاہ، متعلم درجہ خامسہ، صداقت گروپ

علمی و تحقیقی سیمینارز

تعلیمی سال کے آغاز سے تسلسل کے ساتھ درجہ خامسہ کے طلباء مختلف علمی و تحقیقی موضوعات پر اپنے مقالہ جات پیش کر رہے ہیں۔ ان سیمینارز میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے اساتذہ کے علاوہ دیگر جج صاحبان کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ جج صاحبان نے طلباء کی تقاریر اور ان کی پیشکش (presentation) کو بغور سنا، ان کے متعلق طلباء سے سوالات کئے اور طلباء کو اپنی قیمتی آراء سے بھی نوازا۔ اب تک منعقد ہونے والے سیمینارز میں تقاریر کرنے والے طلباء کا نام اور ان کے عناوین نیز جامعہ احمدیہ کے پروفیسرز کے علاوہ جج صاحبان کے نام بھی مندرجہ ذیل ہیں۔

طالب علم کا نام	تحقیقی عنوان	نگران
حماد احمد مبین صاحب۔	'خوابوں اور کشوف کے بارہ میں اسلامی نکتہ نظر' (انگریزی)۔	مکرم حلیم طیّب صاحب
عبدالنور عابد صاحب۔	'حضرت لقمانؑ' (اردو)۔	مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب
عبدالنور باطن صاحب۔	'خلائی مخلوق (Aliens) کا وجود ہے یا نہیں؟' (انگریزی)۔	مکرم محمد زکریا ورک صاحب
اعزاز خان صاحب۔	'حضرت مسیح موعودؑ کا علمِ کلام' (انگریزی)۔	مکرم سید محمد احمد شاہ صاحب
شاہ رخ رضوان عابد صاحب۔	'سلطنتِ عثمانیہ' (انگریزی)۔	مکرم طارق احمد شبلی صاحب
اظہر گورایہ صاحب۔	An Islamic Response to Atheism (انگریزی)۔	مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد رؤوف صاحب
خواجہ فہد احمد صاحب۔	'دجال اور ملٹی میڈیا' (انگریزی)	مکرم عبدالحلیم طیّب صاحب

عید ملن پارٹی

مؤرخہ 30 اکتوبر 2012ء کو ایوان طاہر میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی طرف سے عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اس پارٹی میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء اور اساتذہ کے علاوہ نیشنل مجلس عاملہ اور بعض دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ اس پارٹی میں مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا بھی شریک ہوئے۔ انہوں نے طلباء سے ملاقات کی اور سب کو عید کی مبارکباد دی۔ اس موقع پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیرؔ صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے طلباء سے مختصر خطاب کیا جس میں انہوں نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عید ہم حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد میں مناتے ہیں۔ وہ حضرت ابراہیمؑ جس نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اپنے بیٹے کو قربان کرنے کی ٹھانی اور وہ بیٹا حضرت اسماعیلؑ جس نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کو بڑی بشاشت سے قبول کیا اور کامل اطاعت کرتے ہوئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جامعہ کے طلباء جو یہاں بیٹھے ہیں اس دور کے اسماعیل ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس عظیم مقصد اور عظیم قربانی کے لئے چن لیا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اپنا مقام پہچانیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جس کے لئے آپ سب یہاں جمع کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو کامیاب کرے۔ اس کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیرؔ صاحب کی اختتامی دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

لیکچرار	عنوان
مکرم چوہدری سلیم اختر صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا	Alternative dispute resolution (ADR) مفاہمت کے طریق
مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا	'حضرت عیسیٰؑ بن باپ کے پیدا ہوئے۔ ازروئے بائبل'
مکرم امام اظہر حنیف صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ	'واقف زندگی کی ذمہ داریاں اور اپنی زندگی کے حالات'
مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، مشنری انچارج جماعت احمدیہ امریکہ	'جماعت احمدیہ کی ترقی میں ایک مربی کا کردار'
مکرم مرزا مسعود احمد بیگ صاحب	'پیشگوئی محمدی بیگم کے حقائق'

جلسہ سیرت النبیؐ

مؤرخہ 20 نومبر 2012ء کو ٹورونٹو کے Roy Thomson Hall میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا جس میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے تمام طلباء نے شرکت کی۔ اس جلسہ کی تیاری اور انعقاد میں طلباء نے بھرپور حصہ لیا۔ اس سلسلہ میں طلباء کی سپرد لگائے جانے والے کاموں میں ٹورانٹو شہر کے بااثر احباب کو جلسہ پر مدعو کرنا، جلسہ کی تشہیر کے لئے اخباروں اور جرائد کو خط لکھنا، جلسہ میں پیش کی جانے والی ویڈیوز کی تیاری، جلسہ میں ہونے والی پیشکش کی تیاری جیسے فرائض شامل تھے، جنہیں طلباء نے بڑے احسن رنگ میں سرانجام دیا۔ اس جلسہ کے لئے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء کا قافلہ دعا کے بعد ایک بجے پیس ویلج سے روانہ ہوا۔ قریب ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد قافلہ ہال میں پہنچ گیا۔ جلسہ گاہ پہنچتے ہی طلباء کی ٹیمیں بنا دی گئیں جن کی سپرد رجسٹریشن، مہمانوں کی خدمت، بک اسٹال اور عمومی کے فرائض کئے گئے۔ شام سات بجے ذرا تاخیر کے ساتھ جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم اور اس کا انگریزی ترجمہ جامعہ احمدیہ کے طلباء نے پیش کیا۔ بعد ازاں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف بھی جامعہ احمدیہ کے طالب علم نے پیش کیا۔ شام ساڑھے نو بجے اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

(باقی صفحہ 14)

حفظ القرآن سکول کینیڈا کی چند جھلکیاں

ستمبر 2011ء تا دسمبر 2012ء

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا وہ پاک اور مبارک کلام ہے جو تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کا نور اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ جس کے ایک ایک لفظ میں روح کی سیرابی اور بیمار دلوں کی شفا کے سامان ہیں۔ یہ وہ منفرد کتاب ہے کہ جس کا ایک ایک لفظ خدا کے منہ سے نکلا ہے اور گزشتہ پندرہ سو سال سے بغیر کسی ردو بدل کے اپنی اصل حالت پر قائم ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کی وحی کے بعد اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود اٹھائی۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

اِنا نحن نزلنا الذکر واِنا لہ لحافظونo (الحجر 10:15)

ترجمہ: یقیناً ہم نے اس ذکر) یعنی قرآن (کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے عبدِ کامل حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ ﷺ کے قلبِ صافی پر اس کتاب کو نازل کرتے ہوئے آپ کو بھی اِن الفاظ میں تسلی دی۔

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖo اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ o فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ o ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗo

(سور القیامہ 17:75-20)

ترجمہ: تو اس کی قرأت کے وقت اپنی زبان کو اس لئے تیز حرکت نہ دے کہ تو اسے جلد جلد یاد کرے۔ یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔ پس جب ہم اسے پڑھ چکیں تو تو اس کی قرات کی پیروی کر۔ پھر یقیناً اس کا واضح بیان بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔

قرآنی کریم کی حفاظت کے ظاہری سامانوں میں سے ایک اس کا مختلف نمازوں میں متعدد بار پڑھا جانا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار نماز میں اس کی تلاوت کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔

قمِ اللیل الا قلیلا نصفہ اوِ انقص منہ قلیلا و زد علیہِ ورتلِ القرآن ترتیلا o (سور المزمل 3:73-5)

ترجمہ: رات کو قیام کیا کر مگر تھوڑا۔ اس کا نصف یا اس میں سے کچھ تھوڑا سا کم کر دے۔ یا اس پر (کچھ) زیادہ کر دے اور قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کر۔

جب کہ ایک اور مقام پر نمازِ تہجد اور نمازِ فجر کے موقع پر اس کی تلاوت کی اہمیت کو یوں بیان فرمایا۔

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ط إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًاo وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا o (بنی اسرائیل 79:17-80)

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس) قرآن (کے ساتھ تہجد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود پر فائز کر دے۔

مندرجہ بالا قرآنی احکامات کی روشنی میں ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مختلف ارشادات کے ذریعہ اپنی امت کو بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کو زبانی یاد کرنے اور خوش الحانی کے ساتھ ساتھ پڑھنے کی طرف بار بار توجہ دلائی۔ چنانچہ ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

اِن الذی لیس فِی جوفِہ شی مِن القر آنِ کالبیتِ الخربِ۔

(جامع ترمذی۔ کتاب فضائل القرآن، باب فیمن قر حرفا من القرآن)

ترجمہ: کہ یقیناً وہ شخص ایک ویران گھر کی مانند ہے جس کے سینے میں قرآن کریم کا کوئی حصہ محفوظ نہیں۔

دوسری طرف آپ ﷺ نے قرآنِ کریم حفظ کرنے والوں کو ان الفاظ میں بشارت دی۔

عن عبدِ اللہِ بنِ عمرو قال قال رسول اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یقال لِصاحِبِ القرآنِ اقر وارتقِ ورتل کماکنت ترتل فِی الدنیا فاِن منزلک عِند آخِرِ آیۃ تقرؤھا۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القرائۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ حافظِ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن کریم پڑھتا جا اور درجات میں ترقی کرتا جا اور عمدگی سے پڑھ جیسے دنیا میں عمدگی سے پڑھتا تھا۔ تیری منزل وہ ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے گا۔

ایک اور موقع پر اِس مبارک کتاب کو حفظ کرنے کی برکت کو یوں بیان فرمایا۔

اغنی الناسِ حملۃ القرآنِ من جعلہ اللہ فِی جوفِہِ

(کنز العمال، جلد اول، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، باب السابع فی تلاوۃ القرآن و فضائلہ صفحہ 257، حدیث نمبر 2258)

ترجمہ: لوگوں میں سب سے غنی حاملینِ قرآن یعنی قرآن کریم حفظ کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مختلف ذرائع سے اپنی اس پاک کتاب کی حفاظت کے جو سامان کئے ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’قرآنِ کریم میں یہ وعدہ تھا کہ خدا تعالیٰ فتنوں اور خطرات کے وقت میں دینِ اسلام کی حفاظت کرے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے چار قسم کی حفاظت اپنے کلام کی کی۔ اوّل حافظوں کے ذریعے سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کئے جو اس پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہمِ قرآن عطا ہوا ہے جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے خدا کی پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔ تیسرے متکلمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر خدا کی پاک کلام کو کوتہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا ہے۔ چوتھے روحانی

انعامات پانے والوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے۔“ (ایام الصلح ۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 288)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے خلفا نے بھی وقتاً فوقتاً مختلف تحریکات کے ذریعہ افرادِ جماعت کو قرآنِ کریم پڑھنے اور اسکے حفظ کرنے کی توجہ دلائی ہے۔ مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 7 دسمبر 1917ء کو جماعت کو اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

”جو لوگ اپنے بچوں کو وقف کرنا چاہیں وہ پہلے قرآن کریم حفظ کرائیں کیونکہ مربی کے لئے حافظِ قرآن ہونا نہایت مفید ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں اگر بچوں کو قرآن حفظ کرانا چاہیں تو تعلیم میں حرج ہوتا ہے لیکن جب بچوں کو دین کے لئے وقف کرنا ہے تو کیوں نہ دین کے لئے جو مفید ترین چیز ہے وہ سکھلائی جائے۔ جب قرآن کریم حفظ ہو جائے گا تو اور تعلیم بھی ہو سکے گی۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 22 دسمبر 1917ء۔ خطباتِ محمود، جلد 5، صفحہ 612)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے پہلے چند سالوں میں ہی قادیان میں حافظ کلاس کے نام سے ایک ادارہ عمل میں آ گیا۔ اس حافظ کلاس کے ابتدائی حفاظ میں آپ کے بیٹے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ بھی تھے۔ تقسیمِ ہند کے بعد یہ کلاس پہلے احمد نگر اور پھر ربوہ میں مختلف مقامات میں جاری رہی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کی روز بروز ترقی کے ساتھ ساتھ جہاں پچھلی ایک دہائی میں بیرون از پاکستان و ہندوستان مختلف ممالک میں جماعات قائم ہوئے ہیں وہاں ان ممالک میں بچوں کو قرآنِ کریم حفظ کروانے کے ادارے بھی قائم ہو رہے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی سال 2011ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی منظوری سے جماعت کنیڈا میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِ انتظام حفظ القرآن سکول کا قیام ہے۔ اِس کا باقاعدہ اجرا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 19 ستمبر 2011ء کو مسجد بیت الاسلام، ٹورنٹو کینیڈا میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی صدارت میں ایک انتہائی سادہ و پروقار تقریب کے ذریعہ عمل میں آیا۔ مغربی دنیا کا یہ پہلا کل وقتی حفظ القرآن سکول ہے جہاں بچوں کو قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

پہلے سال میں کل 15 طلبا کو اس کلاس میں داخلہ دیا گیا۔ جن میں سے 4 طلبا صحت اور بعض دیگر وجوہات کی بنا پر اپنا حفظ کا کورس جاری نہ رکھ سکے۔ پہلے سال کے دوران اِن طلبا کو روزانہ (ہفتہ میں 6 دن) صبح ساڑھے سات بجے سے سوا ایک بجے دوپہر تک قرآنِ کریم حفظ کروایا جاتا رہا۔ کھانے اور نمازِ ظہر کے وقفہ کے بعد روزانہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک ان طلبا کو باقاعدہ سکول کے بعض اہم مضامین کی تدریس کا انتظام کیا گیا۔

(تاہم امسال نومبر 2012 سے اِس پروگرام میں یہ تبدیلی کی گئی ہے کہ بجائے روزانہ سکول کے مضامین کی تدریس کے صرف ہفتہ کا ایک دِن اِس امر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ تاکہ بچے عام باقاعدہ درسی تعلیم میں بھی باقی بچوں سے پیچھے نہ رہیں۔)

تعلیمی سال کو دو ٹرم میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر ٹرم کے اختتام پر طلبا کے حفظ شدہ کورس میں سے امتحان لیا جاتا ہے۔

گزشتہ سال 2012ء میں بھی نئے طلبا کے داخلہ کے لئے جون میں داخلہ کے لئے امتحان اور انٹرویوز لئے گئے جن میں 23 میں سے 7 طلبا مطلوبہ معیار پر پورے اترے اور انہیں حفظ القرآن سکول میں داخلہ دیا گیا۔ اس طرح تا حال حفظ القرآن سکول میں کل 19 طلبا قرآنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پا رہے ہیں جن میں سے گیارہ گزشتہ سال 2011ء میں اور سات اس سال 2012ء میں داخل ہوئے جب کہ ایک طالبِ علم جو کہ ربوہ، پاکستان کے مدرستہ الحفظ میں تعلیم پا رہے تھے اپنی فیملی کے ساتھ کینیڈا منتقل ہونے کے بعد اس سکول میں داخل ہوئے ہیں۔

گزشتہ ایک سال کے دوران قرآنِ کریم حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کی دینی تربیت کے لئے دورانِ سال اہم جماعتی دِنوں کی یاد میں مختلف جلسہ جات بھی منعقد کئے گئے جن میں جلسہ سیرت النبی ﷺ، جلسہ یومِ مسیح موعود، جلسہ یومِ مصلح موعود اور جلسہ یومِ خلافت شامل ہیں۔ طلبا نے نہ صرف ان پروگراموں کے لئے تقاریر تیار کیں بلکہ دیگر انتظامات بھی از خود سرانجام دیئے۔ اِس مقصد کے لئے طلبا پر مشتمل ایک مجلسِ علمی بھی قائم کی گئی ہے تاکہ ہر سال اسی طریق پر اِن جلسوں کا سلسلہ جاری رہے۔ اِن پروگراموں کے ساتھ ساتھ روزانہ صبح اسمبلی میں تلاوتِ قرآنِ کریم کے بعد درسِ حدیث بھی دیا جاتا ہے اور ہفتہ میں ایک دِن مختلف موضاعات پر طلبا کو دستاویزی مواد (documentaries) بھی دکھایا جاتا ہے۔

اِس کے علاوہ دورانِ سال جامعہ احمدیہ کینیڈا کے بعض تفریحی پروگرام مثلاً پکنک، Snow Tubing، Endurance Walk وغیرہ میں بھی حفظ القرآن سکول کے طلبا نہایت جوش و خروش سے حصہ لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال رمضان المبارک میں تمام طلبا کو کینیڈا کی مختلف جماعتوں میں نمازِ تراویح پڑھانے کی توفیق بھی ملی۔ جس کو احباب جماعت نے بہت سراہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بھی اِن بچوں کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور اِس کی برکات کا دائرہ ان کی تمام تر زندگی پر پھیلا دے۔ آمین۔

2011ء سے اب تک درج ذیل اساتذہ کو مختلف اوقات میں طلبا کو قرآنِ کریم حفظ کروانے کی توفیق مل چکی ہے۔

1۔ مکرم حافظ عطاالوہاب صاحب، مربی سلسلہ و استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا، Coordinator حفظ القرآن سکول

2۔ مکرم حافظ مجیب الرحمٰن احمد صاحب، مربی سلسلہ، فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ کینیڈا

3۔ مکرم حافظ ناصر محمود صاحب

اِس کے علاوہ درج ذیل خواتین اساتذہ کو بھی کچھ عرصہ اس سلسلہ میں خدمت کا موقع ملا۔

4۔ مکرمہ حافظ فرزانہ سنوری صاحبہ اہلیہ مکرم فخر احمد لون صاحب

5۔ مکرمہ طاہرہ شبنم صاحبہ اہلیہ مکرم ندیم ظفر صاحب

حفظ القرآن کے کورس کے ساتھ ساتھ دورانِ سال سکول کے نصاب کی تدریس کے فرائض درج ذیل خواتین سرانجام دیتی رہیں۔

☆ مکرمہ شکیلہ طاہر صاحبہ اہلیہ طاہر منور صاحب

☆ مکرمہ بشریٰ صائمہ ملک صاحبہ اہلیہ عبدالماجد صاحب

☆ مکرمہ فریدہ عفت چوہدری صاحبہ بنت قدرت اللہ چوہدری صاحب

☆ مکرمہ حنا کوثر صاحبہ اہلیہ سمیع اللہ صاحب

جب کہ ستمبر 2012ء سے درج ذیل دو نئے اساتذہ ان طلبا کو قرآن کریم حفظ کروانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

☆ مکرم حافظ رانا منظور احمد صاحب

☆ مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب

اسی طرح اِس نئے تعلیمی سال میں ہفتہ میں ایک دن سکول کے نصاب کی تدریس کے لئے درج ذیل تین خواتین خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

☆ محترمہ فلزا اعجاز صاحبہ بنت اعجاز احمد صاحب

☆ محترمہ امتہ الشافی جاوید صاحبہ بنت محمد سرور جاوید صاحب

☆ محترمہ ملیحہ جاوید صاحبہ بنت محمد سرور جاوید صاحب

سال 2011ء اور سال 2012ء کے طلبا کی حفظ کی کارکردگی کا جائزہ درج ذیل ہے۔

2011ء گروپ

19 ستمبر 12011ء تا 21 دسمبر 2012ء

1۔ عدنان احمد ابن مکرم مبین احمد صاحب، ٹورانٹو۔ اٹھارہ پارے

2۔ طلحہ افضال باجوہ ابن مکرم محمد اقبال باجوہ صاحب، میپل۔ سترہ پارے

3۔ فالق ملک ابن مکرم فاتح ملک صاحب، میپل۔ ساڑھے تیرہ پارے

4۔ بہزاد احمد سید ابن مکرم سید عامر مقبول صاحب، ٹورانٹو۔

ساڑھے تیرہ پارے

5۔ شعور احمد ملک ابن مکرم ملک فضل محمود صاحب ،میپل ۔

ساڑھے تیرہ پارے

6 ۔ شاویز ہمایوں ابن مکرم ہمایوں اکبر صاحب ،میپل ۔

بارہ پارے

7۔ فاران ظفر محمد ابن مکرم محمد منور صاحب ،مسی ساگا ۔

ساڑھے گیارہ پارے

8۔مبین احمد ڈوگر ابن مکرم محمود احمد صاحب ، بریمپٹن ۔

گیارہ پارے

9۔ ناصف مبشر ملک ابن مکرم ناصر ملک ، سیسکاٹون ۔

دس پارے

10۔عامر طلحہ ظفر ابن مکرم ندیم ظفر صاحب ،میپل ۔

نو پارے

11۔ رضا درد ابن مکرم محبّ الرحمٰن درد صاحب ،میپل ۔

نو پارے

2012ء گروپ

5 ستمبر 2012 تا 21 دسمبر 2012

1۔ بجیل احمد ابن سجاد احمد شکیل صاحب ،احمدیہ ابوڈ آف پیس

چھبیس پارے

نوٹ :عزیزم بجیل تیس پارے پاکستان کے مدرس الحفظ سے حفظ کر کے یہاں داخل ہوئے ہیں۔

2۔عبدالباری ابن مکرم عبدالعلیم صاحب ، نارتھ یارک ۔

ساڑھے چار پارے

3۔ ظہیم احمد ابن نسیم آفتاب صاحب ،پیس ویلج ۔

تین پارے

4۔راغب احمد کھوکھر ابن مکرم قمر احمد کھوکھر ، بریمپٹن ۔

تین پارے

5۔واسب احمد ڈھینڈسا ابن مکرم محمد جاوید ظریف صاحب ایٹوبیکوک ۔

تین پارے

6۔ماہر احمد ابن مکرم طاہر احمد ، ووڈ برج ۔

اڑھائی پارے

7۔طلحہ احمد ابن مکرم مبین احمد صاحب ،ایٹوبیکوک ۔

اڑھائی پارے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِن تمام بچوں کے حافظہ میں برکت ڈالے اور قرآن کریم کی تمام برکات اور فیوض سے متمتع فرمائے اور جملہ اساتذہ کرام حفظ القرآن سکول کو بھی درخت احمدیت کے ان نونہالان کی احسن رنگ میں تعلیم و تربیت کی توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں

ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ عاجز اگر چہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگر چہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں ۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا ۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ میرے ساتھ ہے ۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہوسکتا ۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں ۔

اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا ۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کردے گا ۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہے ۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا ۔ میں اکیلا تھا اور اکیلے رہنے پر ناراض نہیں ۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا ؟ کبھی نہیں چھوڑے گا ۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا ؟ کبھی ضائع نہیں کرے گا ۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا ۔ میں اس کے ساتھ ہوں اور وہ میرے ساتھ ہے ۔ کوئی چیز ہمارا پیوند نہیں توڑ سکتی ۔ اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو ۔ اس کا جلال چمکے ۔ اس کا بول بالا ہو ۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل سے مجھے کوئی خوف نہیں ۔ اگر چہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہوں ۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے ۔

من نہ آنستم کہ روزے جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میاں خاک وخوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے ۔ مجھے کیا معلوم کہ ابھی کون کون سے ہولناک اور پُرخار بادیہ در پیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے ۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں ۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے ، نہ مصیبت سے ، نہ لوگوں کے سب وشتم سے ، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے ۔ جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں ۔ کیونکہ وہ الگ کئے جائیں گے ۔ اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے حال سے بدتر ہوگا ۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے؟ کیا ہم اپنے خدا کی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے ۔ مگر محض اس کے فضل اور رحم سے ۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں ، ان کو وداع کا سلام ۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں ۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت بڑا داغ ہے ۔

اکنوں ہزار عذر بیا دی گناہ را
مرشوئے کردہ را نبود زیب دختری

(انوار الاسلام ۔ روحانی خزائن ،جلد 9، صفحہ 23)

عائشہ اکیڈمی کینیڈا

تُم مدبر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو   ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اِسلام نہ ہو

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عائشہ اکیڈمی کینیڈا تیزی سے ترقی کی جانب گامزن ہے۔ اس ادارہ کا آغاز ہمارے پیارے آقا کی دُعاؤں کے ساتھ 20 ستمبر 2011ء کو ہوا تھا۔ 12 طالبات پر مشتمل دینِ اسلام احمدیت کے جذبے سے معمور یہ کلاس کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ ان 12 طالبات نے اپنے پُرعزم ارادوں کے ذریعہ اس ادارہ کو پروان چڑھایا اور آج عائشہ اکیڈمی ترقی کر کے مشن ہاؤس کی پُرانی عمارت میں اپنی پوری آب و تاب سے دین کی روشنی پھیلانے کے لئے تمام لجنہ کو آواز دے رہی ہے کہ:

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

عائشہ اکیڈمی میں خدا کے فضل کے ساتھ بہت ہی محنتی، تجربہ کار اور دینِ اسلامی سے معمور جذبہ لئے ہوئے استاتذہ اپنی طالبات کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ حقیقی اسلام کی تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔ تین سال پر مبنی کورس کے اختتام پر انشاءاللہ تعالیٰ طالبات مبشرہ ڈگری حاصل کر کے نہ صرف ایک اچھی احمدی مسلم لجنہ بنیں گی بلکہ ایک ہونہار بیٹی، بہو، بہن، بیوی، اور ماں کے تمام گُر سیکھ کر دنیا اور سُسرال کو اسلامی حقوق کے ذریعہ فتح کر سکتی ہیں۔

عائشہ اکیڈمی کی طالبات جن مضامین کا مطالعہ کر رہی ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے۔ قرآن حکیم با ترجمہ تفسیر و ترتیل مکمل، حدیث، فقہ احمدیہ، اِسلام کی تاریخ، موازنہ مذاہب، کلام، اردو، عربی، فرنچ، ہوم اکنامکس یعنی امورِ خانہ داری اس کے علاوہ طالبات ورزش اور صحت و جسمانی کے لیے ایوانِ طاہر جاتی ہیں جہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب ورزش کے زینے سے روزانہ ایک سبق کی مشق کرتی ہیں۔

تمام طالبات اور اسٹاف جمعہ کے روز حضورِ انور کا خُطبہ براہ راست سُنتی اور لکھتی ہیں۔ ہفتہ میں ایک دن مجلسِ سوال و جواب کا بھی ایک الگ ایمان افروز ماحول ہوتا ہے جس میں فقہ سے لے کر تمام دین و دنیا کے موضوعات پر تسلی بخش جواب سُن کر طبیعت ہر وقت ایمانی جذبہ سے معمور رہتی ہے۔ طالبات کو جہاں ملک سے محبت اور امن کے لئے ملکی قانون کی پاسداری کرتے ہوئے ان کو ملک کی تاریخ سے آگاہ کیا جاتا ہے وہاں اسلامی تاریخ اور اس سے منسلک حقیقی واقعات سنا کر طالبات کو بتایا جاتا ہے کہ ان کو کیسے منانا چاہیے۔ جیسا کہ 11 نومبر کو اگر ملک میں جنگِ عظیم کی یاد میں ایک دن منایا جاتا ہے تو دوسری طرف 10 محرم الحرام کو ہم اپنے پیارے آقا کے نواسوں کی یاد میں درود شریف پڑھتے ہوئے دن بسر کرتے ہیں اور حقیقی واقعہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اولاد کو سناتے تھے سنایا جاتا ہے۔

عائشہ اکیڈمی سیر و تفریح کے معاملے میں کسی سکول یا کالج سے پیچھے نہیں۔ پچھلے سال طالبات مانٹریال اور رائل انٹاریو میوزیم گئی تھیں۔ اس سال طالبات مانٹریال اور آٹو اہ گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جماعتی تقریبات میں بھی حصہ لیتی ہیں۔

عائشہ اکیڈمی کی حضورِ انور سے ملاقات

15 جولائی 2012ء کو عائشہ اکیڈمی کو اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا اعزاز حاصل ہوا۔ تیس منٹ کی پُر رونق ملاقات میں حضورِ انور نے اپنی مختصر اور پُر معارف مجلس کے دوران لجنہ کو ہدایات جاری کیں اور پُر زور انداز میں تاکید کی کہ کم از کم 25 فیصد لجنہ عائشہ اکیڈمی میں تعلیم حاصل کریں۔

حفظ القرآن سکول

اس سال ہم نے عائشہ کے ساتھ حفظ القرآن سکول لڑکیوں کے لئے بھی کھولا ہے۔

یاالٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

ماشاءاللہ 13 بچیاں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ قرآن کریم حِفظ کرنے میں مصروف ہیں۔ طالبات نے تیسواں پارہ مکمل حفظ کر لیا ہے۔ حافظات قرآن کے ساتھ انٹاریو نصاب بھی پڑھتی ہیں تا کہ دین کے ساتھ دنیاوی تعلیم میں بھی باقی طالبات کے ساتھ رہیں۔ اس سال عید کے موقع پر عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں عائشہ اکیڈمی کی باجیوں نے حافظات کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہوئے عید کے تحائف تقسیم کر کے محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں کا نمونہ پیش کیا۔

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز جس پہ دینِ مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب مسجد بنائیں گے ہم
پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلامِ ربِ رحیم و رحماں بہانگ بالا سنائیں گے ہم

داخلہ برائے حفظ القران کلاس

براہِ مہربانی جو لجنہ عائشہ اکیڈمی سے فائدہ حاصل کرنے کی خواہش رکھتی ہیں ان سے درخواست ہے کہ اپنے داخلہ فارم جلد جمع کروائیں تا کہ وہ وقت پر اپنی رہائش اور آمدورفت کا انتظام کر سکیں۔ داخلہ لینے کی آخری تاریخ 30 اپریل 2013ء ہے۔ داخلہ کے لئے انٹرویو کی تاریخ مئی 2013ء کو انشااللہ تعالیٰ ممکن ہے۔

حفظ القرآن اسکول کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کا پہلا نصف پارہ اور آخری 15 سورتیں زبانی یاد ہوں۔ حفظ القرآن کے انٹرویو اور داخلہ کے امتحان مئی کے آخر میں ممکن ہیں۔ انشااللہ

داخلہ کے لئے اپنی تعلیم کی سیکرٹری سے رابطہ کریں یا درج ذیل ویب سائٹ پر دیکھیں۔

www.ahmadiyya.ca

وجیہہ قیوم
آفس ایڈمنسٹریٹر عائشہ اکیڈمی کینیڈا
Phone Number :905-832-2669,Ext. 2366

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ شافعیہ منیر

13 جنوری 2013ء کو محترمہ فریحہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم بدر منیر صاحب، پیس ویلیج ساؤتھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچی کا نام ”شافعیہ منیر“ عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفہ نو کی مبارک سکیم میں شامل ہے۔ اور مکرم خورشید احمد صاحب، کبیر والا کی پوتی اور مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب، معاون آڈیو ویڈیو کینیڈا کی نواسی ہے۔

☆ نورالحق

15 جنوری 2013ء کو محترمہ صبیحہ حنا صاحبہ اہلیہ مکرم اکرام الحق صاحب، ٹورانٹو سینٹرل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچے کا نام ”نورالحق“ عطا فرمایا ہے اور وقف نو سکیم میں شامل ہے۔ یہ بچہ مکرم انعام الحق اختر صاحب، ٹورانٹو سینٹرل کا پوتا اور مکرم ملک رفیق احمد صاحب مرحوم، ربوہ کا نواسہ ہے۔

☆ فوزان احمد طاہر

16 جنوری 2013ء کو محترمہ درثمین علی صاحبہ اہلیہ مکرم نصر احمد طاہر صاحب، Technical Advisor, MTA Canada Studios کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچے کا نام ”فوزان احمد طاہر“ عطا فرمایا ہے اور وقف نو سکیم میں شامل ہے۔ یہ بچہ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب، مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا پوتا اور مکرم مولانا عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نواسہ ہے۔ ادارہ اس ولادت کے موقع پر ان کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے، نیک خادمِ دین بنائے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ امۃ الباسط تبسم صاحبہ

31 جنوری 2013ء کو مکرمہ امۃ الباسط تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم طارق محمود تبسم صاحب مرحوم مسس ساگا نارتھ 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

3 فروری 2013ء کو مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز ظہر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم قیصر محمود تبسم صاحب مسس ساگا نارتھ اور تین بیٹیاں مکرمہ صبیحہ عاصم صاحبہ اہلیہ مکرم عاصم بھلی صاحب، مکرمہ عمارہ احمد صاحبہ اور مکرمہ زاہدہ تبسم صاحبہ مسس ساگا نارتھ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم چوہدری محفوظ احمد صاحب

8 جنوری 2013ء کو مکرم چوہدری محفوظ احمد صاحب، بریمپٹن ایسٹ 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

11 فروری 2013ء کو مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

12 فروری 2013ء کو نیشنل قبرستان میں صبح گیارہ بجے تدفین کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب بریمپٹن ایسٹ، مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب، سرے ایسٹ، مکرم چوہدری نثار احمد صاحب، چک نمبر 127 بہلول پور اور دو بیٹیاں محترمہ جمیلہ محمود احمد صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب، میپل۔ محترمہ فرح الطاف صاحبہ اہلیہ مکرم الطاف حسین چیمہ صاحب، میپل یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

☆ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب

16 دسمبر 2012ء کو مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مربی سلسلہ 2 دسمبر 2012ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم، مکرمہ شازیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب سرے ویسٹ کے والد محترم تھے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 11 جنوری 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم اعجاز قدیر صاحب

5 جنوری 2013ء کو مکرم اعجاز قدیر صاحب کراچی میں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم، مکرم الطاف قدیر صاحب نارتھ یارک کے والد تھے۔

☆ مکرم شفیق احمد ملک صاحب

5 اور 6 جنوری 2013ء کی درمیانی شب مکرم شفیق احمد ملک صاحب نیوجرسی، امریکہ میں 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اور مکرم رفیق احمد ملک صاحب، بیری کے بھائی تھے۔

☆ مکرمہ نسیم ثروت صاحبہ

7 جنوری 2013ء کو مکرمہ نسیم ثروت صاحبہ لاہور میں 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب، ریکسڈیل کی بڑی بہن تھیں۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مربی سلسلہ نے 25 جنوری 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ مریم محمود طیب صاحبہ

28 دسمبر 2012ء کو مکرمہ مریم محمود طیب صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ طیب محمود صاحب، اوکاڑہ 30 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ، مکرم خاور محمود صاحب وان ویسٹ اور مکرم فہد محمود صاحب ووڈ برج کی بھابی تھیں۔

☆ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب

9 جنوری 2013ء کو مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ربوہ میں 100 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ، محترمہ امۃ الحفیظ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم اختر نصیر احمد صاحب، بریمپٹن سپرنگ ڈیل کے بڑے بھائی تھے۔

☆ مکرم محمود احمد باجوہ صاحب

9 جنوری 2013ء کو مکرم محمود احمد باجوہ صاحب لاہور میں 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ، مکرم شاہد محمود باجوہ صاحب وان ساؤتھ اور مکرم ارشد محمود باجوہ صاحب ویسٹن ازلنگٹن کے بھائی تھے۔

☆ مکرم میاں محمد احمد خاں صاحب

11 جنوری 2013ء کو مکرم میاں محمد احمد خاں صاحب کراچی میں 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ، محترمہ فرخ تاج بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب مرحوم، احمدیہ ابوڈ آف پیس کے چھوٹے بھائی اور مکرم محمد آصف منہاس صاحب، خصوصی معاون محترم امیر صاحب کی والدہ کے ماموں تھے۔

☆ مکرم ملک محمد حسین صاحب خوشابی

13 جنوری 2013ء کو مکرم ملک محمد حسین صاحب خوشابی، امریکہ میں 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور امریکہ میں مقبرہ موصیاں میں تدفین ہوئی۔ آپ، محترمہ نصرت زاہد پراچہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدوس پراچہ صاحب پیس ولیج ایسٹ اور مکرم احمد حسین مظفر صاحب ہملٹن کے والد محترم تھے۔

☆ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ

15 جنوری 2013ء کو مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میجر عبدالحمید صاحب مرحوم سابق مشنری امریکہ اور جاپان ربوہ 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ 17 جنوری 2013ء کو آپ کی نماز جنازہ مکرم صاحبزادہ پروفیسر مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ ربوہ نے پڑھائی۔ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں تین بیٹیوں سے نوازا تھا۔ آپ، مکرم محمد زکریا ورک صاحب وان ویسٹ کی خالہ زاد بہن اور مکرم علی عمران صاحب، میپل کی نانی تھیں۔

☆ مکرم لقمان احمد صاحب

18 جنوری 2013ء کو مکرم لقمان احمد صاحب 45 سال کی عمر میں نیویارک، امریکہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم چوہدری غلام رسول صاحب اور مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب، پیس ولیج سنٹر کے بھتیجے تھے۔

☆ مکرمہ رضیہ حمید صاحبہ

21 جنوری 2013ء کو مکرمہ رضیہ حمید صاحبہ کراچی میں 91 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرمہ منزہ خاں صاحبہ اہلیہ مکرمہ فیضان خاں صاحب ٹورانٹو سنٹر کی نانی تھیں۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے یکم فروری 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ آمنہ بی بی دھوتڑ صاحبہ

26 جنوری 2013ء کو مکرمہ آمنہ بی بی دھوتڑ صاحبہ گولیکی 98 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم سرور محمود صاحب پیس ولیج سنٹر کی والدہ محترمہ تھیں۔

☆ مکرم عبدالخالق صاحب

26 جنوری 2013ء کو مکرم عبدالخالق صاحب لاہور 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرمہ فائزہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم خالد مجید ملک صاحب اوکویل کے والد محترم تھے۔

8 فروری 2013ء کو مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ ناصرہ خانم صاحبہ

3 فروری 2013ء کو محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حسین المحاسن صاحب مرحوم کراچی 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم انیس محاسن صاحب اور مکرم ریحان محاسن صاحب مسس ساگا ساؤتھ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم عبدالغفار ڈار صاحب

5 فروری 2013ء کو مکرم عبدالغفار ڈار صاحب راولپنڈی میں 97 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کی نماز جنازہ مقامی طور پر ادا کی گئی۔ اور 7 فروری کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر کے بعد مکرم صاحبزادہ پروفیسر مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

8 فروری 2013ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر میں دیگر مرحومین کے ساتھ مکرم عبدالغفار ڈار صاحب کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اسی روز مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے نماز جمعہ کے بعد مکرم ڈار صاحب موصوف کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ ایک مشہور صحافی، مضمون نگار، تاریخ نویس اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم عبدالقیوم ڈار صاحب پیس ولیج ایسٹ کے والد محترم تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا میں داخلہ کی شرائط

1. **تعلیم** : درخواست دہندہ نے ہائی سکول ڈپلومہ،یعنی کینیڈا اورامریکہ کی تعلیم کا گریڈ 12،یوکے کا اے لیول، اورپاکستان کا ایف اے/ایف ایس سی ۔جو مجموعی طور پر کم از کم 70 فیصد نمبروں سے پاس کیا ہو۔

2. **عمر** : درخواست دہندہ کی عمر 17سے20سال کے درمیان ہو۔

3. **میڈیکل رپورٹ**: درخواست دہندہ کی صحت کے بارے میں ڈاکٹر یعنی پریکٹس کرتے ہوئے فزیشن کی رپورٹ درکار ہوگی۔

4. **تحریری ٹیسٹ** : درخواست دہندہ طالبعلم کو ایک تحریری ٹیسٹ پاس کرنا ہوگا۔اس کا نصاب 16 سال کے وقفِ نوکامروّجہ نصاب ہوگا۔یہ ٹیسٹ انگلش،اردو یا عربی میں ہوگا۔

5. **انٹرویو** : جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے صرف مذکورہ بالا تحریری ٹیسٹ پاس کرنے والے طلبہ کا انٹرویولیا جاسکے گا۔اس انٹرویو کے لئے جگہ،تاریخ اور وقت سے طلبہ کو قبل از وقت مطلع کیا جائے گا۔

6. **درخواست کا طریق** : داخلے کے لئے حسبِ ذیل دستاویزات کی داخلہ فارم کے ساتھ ضرورت ہو گی۔

ا۔ صدرصاحب جماعت / نیشنل امیرصاحب کی طرف سے تصدیق شدہ درخواست

ب۔ انگلش یا فرنچ میں میڈیکل سرٹیفیکیٹ

ج۔ تعلیمی سندات کی فوٹو کاپی

د۔ پاسپورٹ(Valid) کی کاپی

ہ۔ دو تازہ (پاسپورٹ سائز)فوٹو

و۔ برتھ سرٹیفیکیٹ

ز۔ انٹرویو کے وقت مذکورہ بالا اصل دستاویزات دیکھی جائیں گی۔نیز حسب ضرورت خدّام الاحمدیہ، وقفِ نواور دیگراداروں وغیرہ سے رپورٹ طلب کی جائے گی۔

7. **عمومی ہدایات**: جامعہ احمدیہ کینیڈا میں داخلے کے خواہشمند طلبہ روزانہ پنجوقتہ نمازاور تلاوتِ قرآن کریم کو اپنا معمول بنائیں،تحریری ٹیسٹ کی تیاری کریں اور عربی، اردو اور انگلش میں ترقی کی مسلسل کوشش کریں۔

8. **درخواست بھجوانے کا پتہ اور اِی میل وغیرہ**

Jāmi‘a Aḥmadīyya Canada
10610 Jane Street,
Maple, Ontario
L6A 3A6, Canada
Phone: 905-832-2669 Ext. 3012
E-Mail: info@jamiaAḥmadīyya.ca

9. درخواست کی تاریخ۔ داخلے کے لئے درخواستیں 30/اپریل 2013ء تک جامعہ احمدیہ کینیڈا میں مذکورہ بالا پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا